یوحنا 6 باب – آسمانی روٹی

الف: معجزے کی تیاری

1. (1-4 آیات) گلیل کی جھیل کے کنارے ایک ہجوم یسوع کے پاس جمع ہوتا ہے۔

اِن باتوں کے بعد یسوع گلیل کی جھیل یعنی تبریاس کی جھیل کے پار گیا۔ اور بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہولی کیونکہ جو معجزے وہ بیماروں پر کرتا تھا اُن کو وہ دیکھتے تھے۔ یسوع پہاڑ پر چڑھ گیا اور اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں بیٹھا۔ اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی۔

اَ. اِن باتوں کے بعد یسوع گلیل کی جھیل۔۔۔کے پار گیا: اب یوحنا یسوع کے کچھ کلام اور کاموں کا ذکر کرتا ہے جو اُس نے گلیل کے علاقے میں کئے جو یہودیہ کے شمال میں ہے۔ یوحنا نے زیادہ تر اُنہی باتوں یا کاموں کا ذکر کیا ہے جو یسوع نے یہودیہ اور یروشلیم میں کیے لیکن کئی دفعہ اُس نے اُن باتوں اور کاموں کا بھی ذکر کیا جو یسوع نے بالخصوص گلیل کے علاقے میں کیے اور جن کا ذکر دیگر انجیل نویسوں نے بھی کیا ہے۔

ب. اور بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہولی: اِس معجزے کا ذکر ہمیں دوسرے تینوں انجیلی بیانات میں بھی ملتا ہے۔ مرقس ذکر کرتا ہے کہ اِس موقعے پر یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ ایک ویران جگہ میں جا کر آرام کرنا چاہتا تھا، (مرقس 6 باب 31 آیت) لیکن ہجوم یہ جان کر کہ یسوع وہاں گیا ہے اُس کے پیچھے چلا گیا۔

ج. کیونکہ جو معجزے وہ بیماروں پر کرتا تھا اُن کو وہ دیکھتے تھے: لوقا 9 باب 11 آیت ہمیں بتاتی ہے کہ یسوع نے خُدا کی بادشاہی کی باتیں کرتے ہوئے اُس ہجوم کو تعلیم بھی دی جس کا ذکر یوحنا نہیں کرتا۔

i. مورث یوحنا 6 باب 2 آیت میں استعمال ہونے والے یونانی فعل کے معنی کچھ اِس طرح سے بیان کرتا ہے: "کیونکہ ہجوم یسوع کو مسلسل معجزات دکھاتے اور بیماروں کو شفا دیتے ہوئے دیکھ رہے تھے اِس لئے وہ مسلسل اُس کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔" (مورث)

د. اور یہودیوں کی عید فسح نزدیک تھی: تمام انجیل نویسوں میں سے یوحنا ہی وہ واحد مصنف ہے جو ہمیں بتاتا ہے کہ یہ معجزہ عیدِ فسح کے قریب کیا گیا۔ غالباً اِس ہجوم میں گلیل کے بہت زیادہ زائرین شامل ہو گئے تھے جو عید منانے کے لئے یروشلیم جا رہے تھے۔

i. عیدِ فسح کا اسرائیل قوم کی مصر سے رہائی اور بیابان میں خُدا کی قدرت سے بچے رہنے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ یہاں پر بھی ہم دیکھیں گے کہ یسوع اِس چھوٹے ہجوم کو اُس کے اُس چھوٹے بیابان میں آسمان سے جسمانی اور رُوحانی روٹی مہیا کر کے قائم رکھتا ہے۔

ii. یسوع پہاڑ پر چڑھ گیا: "یہاں پر اونچا میدان جھیل کے مشرق کی طرف زمین کا ایک قدرتی طور پر ابھرا ہوا قطعہ ہے جسے آجکل 'گولن ہائٹس' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ وہاں سے جھیل کے اور دریا کے مشرق کی طرف دیکھیں تو پھیلا ہوا کھلا میدان با آسانی دیکھا جا سکتا ہے۔" (بروس)

2. (5-7 آیات) یسوع فلپس سے ایک سوال پوچھتا ہے۔

پس جب یسوع نے اپنی آنکھیں اُٹھا کر دیکھا کہ میرے پاس بڑی بھیڑ آرہی ہے تو فلپس سے کہا کہ ہم اِن کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں؟ مگر اُس نے اُسے آزمانے کے لئے یہ کہا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ مَیں کیا کروں گا۔ فلپس نے اُسے جواب دیا کہ دو سو دینار کی روٹیاں اِن کے لئے کافی نہ ہوں گی کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے۔

اَ. ہم اِن کے کھانے کے لئے کہاں سے روٹیاں مول لیں؟ غالباً یسوع نے فلپس کو یہ سوال اِس لئے پوچھا کیونکہ اُس کا تعلق بیت صیدا سے تھا (یوحنا 1 باب 44 آیت) اور جہاں پر یہ معجزہ ہوا تھا یہ اُس سے قریب ترین علاقہ تھا (لوقا 9 باب 10 آیت)۔

i. "یوحنا یہاں پر وہ بات نہیں کہتا جو مرقس کہتا ہے (مرقس 6 باب 34 اور دیگر آیات) کہ لوگوں کا وہ ہجوم سارا دن یسوع کی تعلیمات سنتا رہا تھا۔ یہ بات اِس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ وہ لوگوں کے بھوکے ہونے کی وجہ سے فکر مند تھا اور اُسی بات پر غور کر رہا تھا۔" (بروس)

ب. مگر اُس نے اُسے آزمانے کے لئے یہ کہا کیونکہ وہ آپ جانتا تھا کہ مَیں کیا کروں گا: یسوع خود جانتا تھا کہ وہ کونسا معجزہ کرنے والا تھا لیکن وہ چاہتا تھا کہ وہ اِس کے وسیلے اپنے شاگردوں کو خاص تعلیم دے۔ یسوع کے لئے یہ صرف ایسا موقع نہیں تھا جس میں وہ اُس کام کو مکمل کرنا چاہتا تھا (لوگوں کو کھانا کھلانا چاہتا تھا)، بلکہ اِس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے شاگردوں کو کچھ خاص چیزیں بھی سکھانا چاہتا تھا۔

i. فلپس پہلے ہی یسوع کو کئی طرح کے معجزات کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا، اُس کے ذہن میں یسوع کی قدرت اور الٰہی وسائل کے حوالے سے قطعی طور پر کوئی سوال نہیں ہو گا۔

ج. دو سو دینار کی روٹیاں اِن کے لئے کافی نہ ہوں گی: اُن کے مسئلے کے کم از کم دو اہم پہلو تھے۔ پہلے بات تو یہ تھی کہ اُن کے پاس اتنے وسائل ہی نہیں تھے کہ وہ اتنے بڑے ہجوم کے لئے روٹی خرید سکیں۔ اور دوسری بات یہ تھی کہ اگر اُن کے پاس کچھ رقم ہوتی بھی تو اُس سے وہ اتنی روٹیاں نہ خرید پاتے جو اتنے بڑے ہجوم کے لئے کافی ہوتیں۔

i. بڑے ایمان اور یقین کے ساتھ فلپس یہ بھی کہہ سکتا تھا کہ "خُداوند مَیں نہیں جانتا کہ اتنے سارے لوگوں کو کھلانے کے لئے کھانا کہاں پر ہے لیکن تُو موسیٰ سے بڑا ہے جسے خُدا نے استعمال کیا کہ بیابان میں اسرائیلی قوم کو ہر روز من کے ساتھ سیر کرے اور خُدا باپ یقینی طور پر ایک بڑے خادم کے وسیلے چھوٹے کام بھی کر سکتا ہے۔ تو الیشع سے بھی بڑا ہے جسے خُدا نے استعمال کیا کہ تھوڑے سے کھانے کے ساتھ بہت سارے انبیاء زادوں کو سیر کرے۔ اِس کے علاوہ کلامِ مقدس یہ بھی کہتا ہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے جیتا نہیں رہے گا۔ اور تُو اتنا عظیم ہے کہ صرف اپنے منہ کے کلام سے ہی اِس بڑے ہجوم کو سیر کر سکتا ہے۔"

د. دو سو دینار کی روٹیاں اِن کے لئے کافی نہ ہوں گی کہ ہر ایک کو تھوڑی سی مل جائے: فلپس کا اِس معاملے میں علم اور تجزیہ بالکل درست اور متاثر کن تھا (دو سو دینار چھ مہینے کی مزدوری سے بھی زیادہ رقم تھی)، لیکن اِس مسئلے کو حل کرنے کے لئے اُس کا علم بالکل بے فائدہ تھا۔

i. فلپس نے مالی طور پر تخمینہ لگایا کہ کس طرح پیسے کے ذریعے سے خُدا کے کام کو جاری رکھا جا سکتا ہے، وہ سوچ رہا تھا کہ تھوڑا تھوڑا پیسہ ملا کر اِس مسئلے کو حل کیا جائے (غالباً وہاں سب کے پاس تھوڑے تھوڑے پیسے تو ضرور ہونگے۔) ہم بھی بہت دفعہ خُدا کی قدرت کو محدود کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہم یہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تھوڑا تھوڑا کر کے یا سب کی طرف سے تھوڑا تھوڑا حصہ ڈال

کر کیسے خُدا کے کام کو مکمل کیا جاسکتا ہے۔ لیکن یسوع اِس کام کو یکسر مختلف طریقے سے کرنے جا رہا تھا اور وہ بہت بڑے پیمانے پر لوگوں کی اِس ضرورت کو پورا کرنے جا رہا تھا۔

ii. "وہ حساب کتاب کرنے والا شخص تھا، وہ اُنہی باتوں پر یقین رکھتا تھا جنہیں ہندسوں اور شماریات میں بیان کیا جاسکتا تھا۔ اور اپنے زمانے کے دیگر عظیم لوگوں کی طرح اُس نے اپنے حساب کتاب میں ایک چیز کو نظر انداز کر دیا، اور وہ ہے یسوع مسیح کی ذات" یہی وجہ ہے کہ اُس کا جواب رینگتا ہوا نچلی سطحوں پر چلا گیا۔" (میکلیرن)

iii. "فلپس ایک حقیقت پسند شخص تھا (یوحنا 14 باب 8 آیت)، وہ تیزی کے ساتھ حساب کتاب کرنے والا، ایک اچھا کاروباری شخص تھا، اِسی لئے وہ اپنے زیرک تخمینے پر انحصار کرتا ہے اور نظر نہ آنے والے وسائل پر نظر نہیں کرتا۔" (ڈوڈز)

3. (8-9 آیات) اندریاس کی طرف سے مدد

اُس کے شاگردوں میں سے ایک نے یعنی شمعون پطرس کے بھائی اندریاس نے اُس سے کہا۔ یہاں ایک لڑکا ہے جس کے پاس جو کی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں؟

اَ. شمعون پطرس کے بھائی اندریاس نے اُس سے کہا۔ یہاں ایک لڑکا ہے: ایک بار پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اندریاس کسی کو یسوع سے متعارف کروا رہا ہے۔ پہلے وہ اپنے بھائی پطرس کو لیکر یسوع کے پاس آیا تھا (یوحنا 1 باب 40-42 آیات)، اور یہاں پر وہ ایک لڑکے کو یسوع کے پاس لا رہا ہے جس کے پاس پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں تھیں۔

i. "یہاں پر لڑکے کے لئے استعمال ہونے والا لفظ اسمِ تصغیر ہے، اِس کے معنی غالباً ایک بہت چھوٹے لڑکے کے ہیں۔" (مورث)

ب. جَو کی پانچ روٹیاں: جَو ایک بہت ہی عام کھانا تصور کیا جاتا تھا، اور یہ انسانوں سے زیادہ جانوروں کو کھلانے کے لئے ہوتا تھا۔ اِس کا مطلب ہے کہ یہ چھوٹا لڑکا کسی بہت ہی غریب خاندان کا فرد تھا۔

i. تالمود میں ایک حوالہ ہے جہاں پر لکھا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ "یہاں پر جَو کی بہت اچھی فصل ہے" اور دوسرے شخص نے جواب دیا کہ "یہ خبر گھوڑوں اور گدھوں کو دو۔"

ii. "جَو گندم سے تین گناہ کم وقعت رکھنے والی فصل یا خوراک تھی۔ دیکھیئے مکاشفہ 6 باب 6 آیت۔ یہ ایک انتہائی معمولی زادِراہ تھی جیسا کہ ہم حزقی ایل 13 باب 19 آیت میں دیکھ سکتے ہیں، جہاں پر جھوٹی نبوت کرنے والی عورتیں مٹھی بھر جَو کی خاطر خُدا کے خلاف کفر بکتی ہیں، یعنی وہ انتہائی معمولی ترین معاوضے کے لئے بھی ایسا کام کرتی تھیں۔" (کلارک)

iii. دو مچھلیاں: "دوسرے انجیل نویس یہاں پر مچھلی کے لئے عام لفظ (ichthys) کا استعمال کرتے ہیں لیکن یوحنا اُن کے لئے osparia کا لفظ استعمال کرتا ہے جو اِس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ دو بہت چھوٹی (غالباً نمک لگی ہوئی) مچھلیاں تھیں جنہیں جَو کی روٹی کے ساتھ ذائقہ بہتر بنانے کے لئے کھایا جاتا تھا۔" (بروس)

ج. مگر یہ اتنے لوگوں میں کیا ہیں؟ کھانے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے زیادہ کچھ نہیں تھا لیکن خُدا کو بہت زیادہ کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ خُدا کو ہماری مدد کی قطعی طور پر کوئی ضرورت ہے ہی نہیں۔ لیکن کئی دفعہ وہ اپنی مرضی سے کام کو ایک خاص وقت تک روکے رکھتا ہے تا کہ وہ ہمیں بھی اپنے کام میں شامل کر لے۔

i. "معمولی چیزیں ہمیشہ ہی حقارت یا تحقیر آمیز نہیں ہوتیں، اصل بات یہ ہے کہ وہ چھوٹی چیزیں کس کے ہاتھ میں ہیں۔" (ٹیلر)

ب: پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا جانا

1. (10 آیت) یسوع نے کہا کہ لوگوں کو بٹھاؤ اور اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ پس وہ مرد جو تخمیناً پانچ ہزار تھے بیٹھ گئے۔

اَ. لوگوں کو بٹھاؤ: نہ تو یسوع کو کسی طرح کی کوئی پریشانی یا خوف تھا اور نہ ہی اُسے کوئی زیادہ جلدی تھی۔ اُسے ایک بہت بڑے ہجوم کو خوراک مہیا کرنی تھی لیکن اُس نے اپنے اِس کام کو بڑی ترتیب کے ساتھ کرنے کے لئے لوگوں کو پہلے با ترتیب گھاس پر بٹھایا۔

i. یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے یہاں پر 23 زبور 1-2 آیات میں بیان کردہ اچھے چرواہے کے کردار کو نبھایا ہے۔ وہ مجھے ہری ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے۔ اِسی زبور میں ہمیں خُداوند کے میزبان ہونے کی بھی تصویر ملتی ہے جو اپنے خادم (بھیڑ) کے سامنے دستر خوان بچھا کر اُسے کھانا کھلا رہا ہے: تو میرے دشمنوں کے رُوبرو میرے آگے دستر خوان بچھاتا ہے۔ تُو نے میرے سر پر تیل ملا ہے، میرا پیالہ لبریز ہوتا ہے۔۔۔ مَیں ہمیشہ خُداوند کے گھر میں سکونت کرونگا۔ (23 زبور 5-6 آیات)

ب. لوگوں کو بٹھاؤ اور اُس جگہ بہت گھاس تھی۔ پس وہ مرد جو تخمیناً پانچ ہزار تھے بیٹھ گئے: یسوع نے ہر ایک کام کو بڑی ترتیب کے ساتھ کیا۔ لوگوں کو یسوع کی طرف سے معجزانہ طریقے سے مہیا کی جانے والی خوراک کے حصول کے لئے یسوع کی ترتیب کو اپنانے کی ضرورت تھی۔ ہر وہ شخص جو یسوع کی ترتیب کے ماتحت آتا ہے وہ بہت جلد سیر کیا جائے گا۔

i. "ہمارے خُداوند کے پاس کاموں کو بڑے آرام کے ساتھ کرنے کے لئے بہت زیادہ فرصت ہے کیونکہ اُس کے ہر ایک کام میں باقاعدگی پائی جاتی ہے۔ جو لوگ بے قاعدہ ہوتے ہیں وہ ہمیشہ جلدی میں ہوتے ہیں۔ لیکن کیونکہ اُس میں کوئی بے قاعدگی نہیں اِس لئے اُسے کسی بات کی جلدی بھی نہیں ہے۔" (سپرجن)

2. (11 آیت) پانچ ہزار کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔

یسوع نے وہ روٹیاں لیں اور شکر کر کے اُنہیں جو بیٹھے تھے بانٹ دیں اور اِسی طرح مچھلیوں میں سے جس قدر چاہتے تھے بانٹ دیا۔

اَ. شکر کر کے: یسوع کے پاس بالکل تھوڑی سی روٹیاں اور بہت کم مچھلیاں تھیں لیکن وہ اُس معمولی خوراک کے لئے بھی اپنے آسمانی باپ کا شکر کرتا ہے۔

i. "پانچ چھوٹی روٹیوں اور دو معمولی مچھلیوں کے لئے یسوع نے خُدا باپ کا شکر ادا کیا۔ ظاہری طور پر شکر ادا کرنے کے لئے یہ ایک بہت ہی معمولی وجہ تھی، لیکن یسوع جانتا تھا کہ وہ اُس معمولی چیز سے کیا کچھ کر سکتا تھا۔ اِس لئے اُس نے اُس کام کے لئے خُدا کا شکر کیا جو وہ اُس معمولی خوراک سے کرنے جا رہا تھا۔ اگسٹن کہتا ہے کہ خُدا ہمیں پیار کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہم مسیح میں کیا بننے جا رہے ہیں۔ یسوع نے اِن معمولی چیزوں کے لئے خُدا باپ کا شکر ادا کیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اُسکی قدرت سے تبدیل ہو کر وہ کیا بن جائیں گی۔" (سپرجن)

ب. **یسوع نے وہ روٹیاں لیں:** معجزہ یسوع کے ہاتھوں میں وقوع پذیر ہوتا ہے نہ کہ بانٹنے میں۔ یسوع کے ہاتھوں میں بالکل تھوڑا یا بالکل معمولی بھی بہت زیادہ ہوتا ہے۔

i. "چند لمحے پہلے وہ روٹیاں اور مچھلیاں اُس چھوٹے لڑکے کی تھیں لیکن اب وہ یسوع کی ہو چکی تھیں۔ یسوع نے وہ روٹیاں لیں۔ یسوع نے اُن کو اپنی تحویل میں لیا، اب وہ اُسکی ملکیت تھیں۔" (سپرجن)

ii. "اُن روٹیوں اور مچھلیوں کا بہت زیادہ بنایا جانا یقینی طور پر بہت شور شرابے اور شہنائیوں کی آوازوں کے ساتھ نہیں کیا گیا تھا۔" (ٹینی) یہ بات حقیقت ہے کہ ہمیں یہ نہیں بتایا گیا کہ کھانے میں اضافہ کونسے موقعے پر ہوا۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ اُس وقت ہوا جب یسوع نے وہ روٹی توڑی اور روٹی اور مچھلی اپنے شاگردوں کی دی کہ وہ لوگوں میں بانٹ دیں۔ "سالم روٹیاں یا سالم مچھلیاں ہی تعداد میں بڑھ کر بہت زیادہ نہیں ہو گئیں تھیں بلکہ اُن کے ٹکڑے جو یسوع نے کئے تھے وہ بڑھ کر بہت زیادہ وہ گئے تھے۔" (ٹرینچ)

- ہر کسی نے کھانا کھایا اور سیر ہو گیا لیکن اُنہوں نے اِس بات پر دھیان نہیں دیا کہ وہاں پر ایک معجزہ وقوع پذیر ہو رہا تھا۔
- شاگردوں نے وہ معجزہ نہیں کیا تھا، اُنہوں نے تو بس یسوع کے اُس معجزے کی وجہ سے جس کھانے میں اضافہ ہو گیا تھا اُسے لوگوں میں بانٹا تھا۔

iii. روٹی گندم سے حاصل کی جاتی ہے۔ گندم کے دانوں میں یہ قوت ہوتی ہے کہ وہ اپنے اندر سے نیا پودہ اور بہت سارے بالیاں پیدا کر کے بڑھ جائیں۔ لیکن جب گندم کی روٹی بنائی جاتی ہے تو اُس سے پہلے اُسے پیسا جاتا ہے اور پیسنے کی وجہ سے گندم کے وہ دانے ایک طرح سے مر جاتے ہیں۔ ابھی کبھی کسی شخص نے کھیت میں آٹا نہیں بویا تا کہ وہ بہت زیادہ مقدار میں گندم حاصل کر سکے۔ لیکن یسوع مُردگی میں سے بھی زندگی پیدا کرنے پر قادر ہے۔ اُس نے اُس خوراک کو بہت زیادہ بڑھا دیا جو پسی ہوئی، مُردہ گندم اور بے جان مچھلیوں پر مشتمل تھی۔

iv. "یہ پانچ روٹیاں (ایک عجیب و غریب علمِ حساب (ریاضی) کے مطابق تقسیم ہو کر (توڑے جانے کے وسیلے) تعداد میں بڑھ گئیں، اور عملِ تفریق (بانٹے جانے کے وسیلے) اِن میں اضافہ ہو تا چلا گیا۔" (ٹراپ)

ج. **اُنہیں جو بیٹھے تھے بانٹ دیں:** یسوع نے اِس عظیم معجزے میں اپنے شاگردوں کی محنت پر بھی انحصار کیا۔ وہ وہاں پر بیٹھے ہوئے ہر ایک شخص کے تھیلے یا اُسکی جیب میں بھی روٹی اور مچھلی کو تخلیق کر سکتا تھا، لیکن اُس نے ایسا نہیں کیا۔ یسوع نے اپنی مرضی سے ایک ایسے طریقے کا چناؤ کیا جس میں اُس کے شاگردوں نے اُس کے ساتھ مل کر کام کیا۔

i. یسوع جس وقت خود بیابان میں بھوکا تھا تو اُس نے اپنی بھوک مٹانے کے لئے وہاں پر پتھروں کو حکم دے کر روٹی تخلیق نہیں کی تھی۔ لیکن یسوع نے دوسرے کے لئے اور دوسروں کے ساتھ وہ سب کیا جو اُس نے اپنی ذات کے لئے نہیں کیا تھا۔

د. **جس قدر چاہتے تھے:** یسوع کی طرف سے مہیا ہونے والی خوراک بہت زیادہ تھی، جس کو جس قدر ضرورت تھی وہ اُسے اُسی قدر میسر تھی۔ ہر ایک نے جی بھر کر کھایا اور خوب سیر ہو گئے۔

i. "اِس کہانی کی اہمیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں یہ بات بھی ذہن میں رکھنے کی ضرورت ہے کہ کھانے پینے کو پرانے عہد نامے میں خوشحالی کی علامت کے طور پر بہت زیادہ دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔۔۔ اور اِسے وعدے کی سرزمین میں خُدا کے لوگوں کی برکات اور اُنکے اُن برکات سے لطف اندوز ہونے کے معنی کے طور پر بھی استعمال کیا گیا ہے۔" (مورث)

ii. جس قدر چاہتے تھے: اِن سب لوگوں میں وہ چھوٹا لڑکا بھی شامل تھا جس نے اپنی پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں یسوع کو دے دی تھیں۔ اُس لڑکے کو بھی اُس سے کہیں زیادہ میسر ہوا جتنا اصل میں اُس کے پاس تھا۔ جو اُس کے پاس تھا وہ یقینی طور پر اُس کے دوپہر کے کھانے کے لئے کافی تھا لیکن اُس نے وہ یسوع کو دے دیا۔ اور اُس نے اُس خوراک کو اتنا بڑھا دیا کہ جس قدر جس کسی کو چاہیے تھا اُتنا اُسے میسر تھا۔

3. (12-13 آیات) بچے ہوئے کھانے کا اکٹھا کیا جانا

جب وہ سیر ہو چکے تو اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تا کہ کچھ ضائع نہ ہو چنانچہ اُنہوں نے جمع کیا اور جَو کی پانچ روٹیوں کے ٹکڑوں سے جو کھانے والوں سے بچ رہے تھے بارہ ٹوکریاں بھریں۔

اَ. جب وہ سیر ہو چکے: یسوع کی سخاوت کو یہاں پر دیکھا جا سکتا ہے، اُس نے جس کسی کو جتنا چاہیے تھا اُتنا ہی اُسے مہیا کیا۔ یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز معجزہ تھا اور کچھ کا خیال ہے کہ اُس کے شاگرد توقع رکھتے تھے کی یسوع ایسا کچھ ضرور کرے گا۔

i. پرانہ عہد نامہ ہمیں خُدا کی دستگیری پر شک کرنے سے منع کرتا ہے: "بلکہ وہ خُدا کے خلاف بکنے لگے اور کہا کیا خُدا بیابان میں دستر خوان بچھا سکتا ہے؟" (78 زبور 19 آیت)۔ 2 سلاطین 4 باب 34-38 آیات بھی ایک مثال ہے جہاں پر خُدا نے جَو کی روٹیوں میں اضافہ کیا تھا اگرچہ یسوع کی طرف سے کیا جانے والا یہ معجزہ اُن سب سے بہت زیادہ بڑھ کر ہے۔

ii. اگرچہ اُس کے شاگرد نہ تو اُس معجزے کو سمجھ سکے اور نہ ہی وہ اُسکی کی توقع رکھتے تھے لیکن یسوع نے اُنہیں اُس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ اُنہوں نے معجزانہ طور پر بڑھائی گئی روٹیوں اور مچھلیوں کو لوگوں میں تقسیم کیا۔ اگر وہ یسوع کی ہدایت کے مطابق کام نہ کرتے تو اُن کے کام کے بغیر لوگ کھانا نہ کھا پاتے۔

iii. یسوع نے اُن کے سامنے خُدا کے اُس کردار کا مظاہرہ کیا جو ضرورت مندوں کو مہیا کرتا ہے، اور خُدا ہم سب میں بھی اِسی کردار کو پیدا کرنا چاہتا ہے۔ امثال 11 باب 28 آیت میں مرقوم ہے کہ "کوئی تو بِتھراتا ہے پر تو بھی ترقی کرتا ہے لیکن کوئی واجبی خرچ سے بھی دریغ کرتا ہے پر تو بھی کنگال ہے۔" یہ روٹی جیسے جیسے بانٹی جاتی گئی، اِس میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔

ب. بچے ہوئے ٹکڑوں کو جمع کرو تا کہ کچھ ضائع نہ ہو: اگرچہ یسوع بہت زیادہ سخی تھا لیکن وہ کبھی بھی چیزوں کو ضائع کرنے کے حق میں نہیں تھا۔ وہ ہر ایک چیز کا مناسب استعمال کرنا چاہتا تھا۔

i. "یہ بچے ہوئے ٹکڑے اصل میں آدھے کھائے ہوئے نوالے یا روٹی کا چورا یا بھورا نہیں تھا بلکہ یہ اصل میں وہ آدھے آدھے ٹکڑے تھے جو یسوع نے توڑ کر اپنے شاگردوں کے حوالے کئے تھے۔" (ٹرینچ)

ii. یہاں پر جس لفظ (kphinos) کا ترجمہ ٹوکری کیا گیا ہے اُس کے معنی عام طور پر ایک بڑی ٹوکری ہوتا ہے جو عموماً مچھلیوں یا بڑی اشیاء کو رکھنے کے لئے استعمال کی جاتی تھیں۔

ج: معجزے کا ردِ عمل

1. (14 آیت) یسوع وہ نبی ہے جس کے بارے میں موسیٰ نے پیشن گوئی کی تھی۔

پس جو معجزہ اُس نے دکھایا وہ لوگ اُسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دُنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔

اَ. پس جو معجزہ اُس نے دکھایا: جس انداز سے یسوع نے اُس کھلے علاقے (غالباً صحرائی یا بیابانی علاقے) میں لوگوں کو کھانے کے لئے روٹی مہیا کی، اُس کے اِس عمل نے یقینی طور پر اُن کے ذہنوں میں اُس وقت کی یاد کو تازہ کر دیا ہو گا جب خُدا نے اپنے بندہ موسیٰ کے وسیلے بنی اسرائیل قوم کو بیابان میں مَن مہیا کر کے سیر کیا تھا۔

ب. جو نبی دُنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے: موسیٰ نے ایک ایسے نبی کے آنے کی پیشن گوئی کی تھی جس کے وہ منتظر تھے: "خُداوند تیرا خُدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کرے گا تم اُسکی سننا۔" (استثنا 18 باب 15 آیت)۔ اگر اُس نبی کے لئے موسیٰ کی مانند ہونا لکھا ہوا ہے تو ضرور تھا کہ وہ بھی موسیٰ کی طرح لوگوں کو بیابان میں آسمانی خوراک سے سیر کرتا۔

i. وہ ہجوم اُس وقت تک یسوع کی طرفداری کرنے کے لئے تیار تھا جب تک وہ اُن کو اُنکی خواہش – روٹی مہیا کرتا رہتا۔ ہمارے لئے اکثر اِس بات پر تنقید کرنا قدرے آسان ہوتا ہے کہ کس طرح یہ ہجوم یسوع کو صرف روٹی کے لئے محبت کرتا تھا، لیکن اگر ہم غور کریں تو ہم بھی اکثر یسوع کو صرف اُنہی چیزوں کی وجہ سے پیار کرتے ہیں جو وہ ہمیں دیتا ہے۔ ہمیں بھی یسوع کو جو کچھ وہ ہے اُسی وجہ سے پیار اور اُسکی تابعداری کرنی چاہیے۔ وہ ہمارا خُداوند خُدا ہے۔

ii. "بعد میں آنے والے ایک ربی کی ذات سے یہ تبصرہ منسوب کیا جاتا ہے کہ جس طرح پہلے نجات دہندہ کی وجہ سے بیابان میں مَن مہیا کیا گیا تھا۔۔۔ اُسی طرح آخری نجات دہندہ کے وسیلے بھی آسمان سے مَن مہیا کیا جائے گا۔ اور ممکن ہے کہ یہ عام خیال پہلی صدی کے لوگوں میں عام پایا جاتا ہو۔"

2. (15 آیت) لوگ یسوع کو بادشاہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس یسوع یہ معلوم کر کے کہ وہ آکر مجھے بادشاہ بنانے کے لئے پکڑنا چاہتے ہیں پھر پہاڑ پر اکیلا چلا گیا۔

اَ. آکر مجھے بادشاہ بنانے کے لئے پکڑنا چاہتے ہیں: بادشاہ ایک سیاسی لقب تھا۔ لوگ یسوع کے پیچھے چلنا چاہتے تھے کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ یسوع اُن کے اوپر جو رومی جبر و استبداد ہے اُسے ختم کرے، چاہے وہ اُسے براہِ راست یہودیہ کے اندر سے ایسا کرے یا پھر بالواسطہ گلیل میں ہیرودیس انتپاس کے ذریعے سے کرے۔

i. "اچانک ہی لوگوں کے سامنے یسوع نامی یہ حیرت انگیز شخص آ گیا تھا۔ اُس کے پاس معجزات کرنے کی قدرت موجود تھی۔ لہٰذا اُنہوں نے اپنے دِلوں میں سوچا ہو گا کہ کیا یہ زبردست بات نہ ہو گی کہ ہم اِس شخص کو اپنے ساتھ ملا لیں اور اِس سے مدد لے کر رومیوں کو یہاں سے نکال باہر کریں۔" (بوئیس)

ii. "اگرچہ گلیلی لوگ براہِ راست رومی تسلط میں نہیں رہتے تھے جیسے کہ اُن کے یہودیہ میں رہنے والے بھائی تھے، لیکن اُن کا بادشاہ ہیرودیس انتپاس بھی روم ہی کی تخلیق تھا۔ اِس لئے اُن کے اندر کسی طرح کے وطن دوستی کا فخر نہیں پایا جاتا تھا کیونکہ وہ ہیرودیس کی بادشاہی سے نفرت کرتے تھے۔" (بروس)

ب. وہ۔۔۔ پھر پہاڑ پر اکیلا چلا گیا: وہ ہجوم جو یسوع کو بادشاہ بنانا چاہتا تھا وہ نہ تو یسوع کو ورغلا سکا اور نہ ہی اُسے کسی طور اپنے اِس خیال سے متاثر کر سکا۔ اُس نے اُس ہجوم سے اپنا منہ موڑ لیا اور دُعا کرنے کے لئے چلا گیا۔ کیونکہ یسوع اُس ہجوم میں رہ کر اُن کی طرف سے تعریفیں اور واہ واہ سننے کی بجائے اپنے آسمانی باپ کی رفاقت میں رہنا زیادہ پسند کرتا تھا۔

i. "لیکن یسوع کے نزدیک اِس زمینی بادشاہت کا امکان یا موقع ابلیس کی طرف سے آنے والی ایک آزمائش سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں تھا، اور اُس نے فیصلہ کن انداز سے اُسے رد کر دیا تھا۔" (مورث)

ii. "اُس نے دیکھا کہ وہ ہجوم بہت زیادہ پرجوش تھا اور وہ آ کر اُسے اپنے کندھوں پر اُٹھا کر لے جانا چاہتے تھے تاکہ اُسے اُس دور کی سیاسی قوتوں کے مقابلے میں اپنا بادشاہ اور مسیحا بنا کر پیش کریں، ہو سکتا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کے اندر بھی ہجوم کے اِس طرح کے خیالات کی وجہ سے کافی جوش اور ولولہ دیکھا ہو۔" (ٹرینچ)

iii. "وہ جو پہلے ہی سے بادشاہ ہے اِس دُنیا میں آیا تھا کہ وہ انسانوں کے لئے اپنی بادشاہی کے دروازے کھولے؛ لیکن انسان اپنے اندھے پن میں اُسے اپنی پسند کا بادشاہ بنانا چاہتے تھے۔ پس اُنہوں نے اپنا من پسند بادشاہ کھو دیا اور اِس کے ساتھ ساتھ اُس بادشاہی کی پیشکش کو بھی کھو دیا جو حقیقی بادشاہ یسوع اُنہیں دینا چاہتا تھا۔" (مورث)

د: یسوع پانی پر چلتا ہے۔

1. (16-17 آیات) شاگرد گلیل کی جھیل میں سے سفر کرتے ہیں۔

پھر جب شام ہوئی تو اُس کے شاگرد جھیل کے کنارے گئے۔ اور کشتی میں بیٹھ کر جھیل کے پار کفرنحوم کو چلے جاتے تھے۔ اُس وقت اندھیرا ہو گیا تھا اور یسوع ابھی تک اُن کے پاس نہ آیا تھا۔

اَ. اُس کے شاگرد جھیل کے کنارے گئے۔ اور کشتی میں بیٹھ کر۔۔۔ چلے جاتے تھے: متی اور مرقس ہمیں بتاتے ہیں کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو کشتی میں سوار ہو کر جانے کو کہا (مرقس 6 باب 45 آیت)۔ اُنہوں نے گلیل کی جھیل میں اپنا سفر اِس لئے شروع کیا کیونکہ یسوع نے اُنہیں ایسا کرنے کو کہا تھا۔

i. "مرقس 6 باب 45 آیت کے مطابق یسوع نے اپنے شاگردوں کو ایک طرح سے مجبور کیا (anankazo) کہ وہ کشتی میں سوار ہو کر جھیل کی دوسری طرف کو جائیں۔ غالباً اُس نے یہ محسوس کیا کہ اُسکے شاگرد بھی اُس ہجوم کے (اُسے بادشاہ بنانے کے) منصوبے اور جوش و خروش کا اثر لے رہے تھے۔" (بروس)

ب. اُس وقت اندھیرا ہو گیا تھا: یسوع کے شاگردوں میں سے زیادہ تر مچھیرے تھے اور وہ اِسی جھیل میں مچھلیاں پکڑنے کے عادی تھے۔ جب وہ کشتی میں بیٹھے تو اُن کے لئے رات کے اندھیرے میں جھیل میں کشتی چلا کر اُسے پار کرنا قطعی طور پر پریشانی کی بات نہیں تھا۔

ج. یسوع ابھی تک اُن کے پاس نہ آیا تھا: یہ دراصل دوسرا موقع تھا جب یسوع گلیل کی جھیل میں شاگردوں کو طوفان میں سے نکالتا ہے۔ پہلے طوفان میں (متی 8 باب 24 آیت) یسوع اُن کے ساتھ تھا اور اُس نے ہوا اور پانی کو ڈانٹا اور وہ ساکت ہو گئے۔ اِس طوفان میں یسوع نے ایک طرح سے اُنہیں کہا تھا کہ وہ اُس کی غائبانہ حضوری کو محسوس کریں اور جانیں کہ وہ اُن کی پرواہ کرتا ہے۔

2. (18 آیت) تیز ہوا اُن کے سفر کو ناکام بنا دیتی ہے۔

اور آندھی کے سبب سے جھیل میں موجیں اُٹھنے لگیں۔

اَ۔ جھیل میں موجیں اُٹھنے لگیں: حتیٰ کہ صرف ہوا ہی بہت زیادہ پریشانی کا سبب تھی اور اُن کے لئے وبالِ جان بنی ہوئی تھی۔ لیکن ہوا کی بدولت جھیل کا پانی بھی بپھرے ہوئے اُن کی کشتی کو بُری طرح ڈبونے کی کوشش کر رہا تھا۔

ب۔ آندھی کے سبب سے: گلیل کی جھیل اِس حوالے سے کافی مشہور ہے کہ اِس میں اچانک ہی بہت خطرناک قسم کے طوفان آ جاتے ہیں جو جھیل میں سفر کرنے والوں کے لئے ایک دم خطرناک صورتحال پیدا کر دیتے ہیں۔

i. "گلیل کی جھیل سطح سمندر سے چھ سو فٹ کی گہرائی پر واقع ہے۔ جس وقت سورج غروب ہو جاتا ہے تو ہوا ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور مغرب کی طرف سے مزید ٹھنڈی ہوا پہاڑیوں کی طرف تیزی کے ساتھ آتی ہے، جس کے نتیجے میں ہوا پانی کو ایک مدھانی کی طرح گھمانا شروع کر دیتی ہے اور طوفان آ جاتا ہے۔ اب چونکہ یسوع کے شاگرد کفرنحوم کی طرف سفر کر رہے تھے اِس لئے وہ ہوا سے مخالف سمت کو جا رہے تھے یہی وجہ ہے کہ اتنی دیر کشتی چلانے کے باوجود وہ بالکل تھوڑا سا فاصلہ طے کر سکے۔" (ٹینی)

3. (19) یسوع پانی پر چلتے ہوئے اپنے شاگردوں کے پاس آتا ہے۔

پس جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکل گئے تو اُنہوں نے یسوع کو جھیل پر چلتے اور کشتی کے نزدیک آتے دیکھا اور ڈر گئے۔

اَ۔ جب وہ کھیتے کھیتے تین چار میل کے قریب نکل گئے: گلیل ہی کی جھیل میں آنے والے پہلے طوفان کے دوران شاگرد بُری طرح گھبرا گئے تھے (متی 8 باب 25-26 آیات) لیکن اِس دوسرے طوفان کے آغاز میں وہ گھبرانے سے زیادہ پریشان تھے۔ یسوع نے اُنہیں کہا تھا کہ وہ کشتی چلا کر جھیل کے پار جائیں اور بہت زیادہ کوشش کے باوجود وہ بالکل تھوڑا سا سفر کر پائے تھے۔

i. متی 14 باب 25 آیت کے مطابق یہ واقع رات کے چوتھے پہر کا ہے، جو ایک اندازے کے مطابق صبح کے تین بجے سے لیکر چھ بجے تک کا دورانیہ ہوتا ہے۔ تو وہ غالباً چھ سے آٹھ گھنٹوں تک جھیل میں چپو چلاتے رہے تھے اور اِس سارے وقت میں وہ بمشکل جھیل کے درمیان سے تھوڑا سا آگے (تین چال میل کے قریب) ہی آئے تھے۔

ii. وہ اِس پریشان کن حالت میں یسوع کی مرضی کو پورا کرتے ہوئے پہنچے تھے، کیونکہ اُس نے اُنہیں کشتی میں سوار ہو کر جانے کو کہا تھا۔ مزید مرقس کی انجیل 6 باب 48 آیت بیان کرتی ہے کہ یسوع اُن کی اِس حالت سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ ہوا کے مخالف سمت سے آنے کی وجہ سے وہ کشتی کھینے سے بہت تنگ تھے۔ یسوع کی آنکھیں اُس سارے وقت میں اُن پر لگی ہوئی تھیں۔ وہ یسوع کی نظر میں تھے، وہ یسوع کی مرضی کو پورا کر رہے تھے اور اِس کے باوجود سخت محنت کرنا اُن کے لئے پریشانی کا سبب بنا ہوا تھا۔

iii. "پہاڑی کے پاس یسوع خُدا باپ سے دُعا اور بات چیت کر رہا تھا؛ اور جونہی چاند اپنی آب و تاب کے ساتھ چمکا تو اُس نے وہاں کے منظر کو دن کی روشنی کی طرح واضح کر دیا اور اُس پہاڑی پر سے یسوع نیچے جھیل میں اپنے شاگردوں کو سخت مشقت کرتے ہوئے دیکھ سکتا تھا۔۔۔ وہ اُنہیں بھولا نہیں تھا۔ وہ خُدا باپ کے ساتھ اتنا مصروف نہیں ہو گیا تھا کہ اپنے شاگردوں کے بارے میں سوچنا بھول جائے۔" (بارکلے)

iv. "وہ پہاڑ کے اوپر ہے جبکہ ہم سمندر میں ہیں۔ آسمان کی مستحکم ابدیت پر وہ قائم و دائم ہے اور ہم وقت کی بے چین تغیر پذیری پر ہچکولے کھاتے پھر رہے ہیں جہاں پر ہم اُس کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے سخت محنت اور جانفشانی کرتے ہیں۔" (میکلیرن)

ب. اُنہوں نے یسوع کو جھیل پر چلتے۔۔۔ دیکھا اور ڈر گئے: مرقس 6 باب 49-50 بیان کرتا ہے کہ شاگرد یسوع کو پانی پر چلتا دیکھ کر اِس لئے ڈر گئے تھے کیونکہ وہ اُسے کوئی بھوت سمجھ رہے تھے۔

i. "مرقس یہاں پر دیگر اناجیل سے زیادہ معلومات دیتے ہوئے بیان کرتا ہے کہ 'وہ جھیل پر چلتا ہوا اُن کے پاس آیا اور اُن سے آگے نکل جانا چاہتا تھا۔' وہ یہاں پر تاثر دینا چاہتا ہے کہ شاید یسوع چاہتا تھا کہ اُس کو جھیل پر چلتے ہوئے دیکھ لینا ہی شاگردوں کے لئے یقین دہانی اور حوصلہ مندی کا پیغام ثابت ہو۔" (ٹرینچ)

ii. شاگرد اُس وقت کسی طرح کی مافوق الفطرت مدد کے لئے تیار نہیں تھے۔ وہ یہ جانتے تھے کہ یسوع نے اُنہیں کیا کرنے کا حکم دیا تھا اور وہ اُسے – یسوع کی طرف سے کسی بھی مدد کے بغیر – بڑی جانفشانی سے کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ پس جب وہ مافوق الفطرت مدد اُن کے پاس آئی تو وہ اُسے دیکھ کر حیران بھی تھے اور کافی حد تک ڈر بھی گئے تھے۔

iii. یسوع نے اُنہیں اپنی مافوق الفطرت مدد پر بھروسہ کرنے کی یقین دہانی بھی کروائی اور وجوہات بھی پیش کیں۔ بلاشک وشبہ اُنہوں نے اپنی کشتی میں بچے ہوئے کھانے کی ٹوکریوں میں سے بھی چند رکھی ہونگی (یوحنا 6 باب 13 آیت)، اِس کے باوجود جس وقت جھیل میں سفر کرتے ہوئے مافوق الفطرت مدد اُن کی طرف آئی تو وہ بُری طرح گھبرا گئے تھے۔

4. (20 آیت) یسوع کے ہر ایک چیز کو ساکت کر دینے والے الفاظ۔

مگر اُس نے اُن سے کہا مَیں ہوں۔ ڈرو مت۔

اَ. مَیں ہوں: شاگردوں کے لئے یسوع کی طرف سے اپنی موجودگی کا اعلان کر دینا ہی کافی تھی۔ وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ تھا اور ٹھیک اُن کے خوف اور اُنکی پریشانی کے وقت اُن کے پاس آ گیا تھا۔

i. "انجیل کے اندر کئی ایک ایسے مقامات ہیں جہاں پر یہ الفاظ ego eimi الوہی شناخت کے حامل ہیں (جیسے کہ یوحنا 8 باب 24، 28 آیات) لیکن یہاں پر اِن کے سادہ ترین معنی یہی ہیں کہ 'مَیں ہوں'۔" (بروس)

ب. ڈرو مت: یسوع اپنے شاگردوں کے لئے مافوق الفطرت مدد لیکر اُن کو تسلی دینے کے لئے آیا۔ اگرچہ یسوع ایک بالکل غیر متوقع وقت پر آیا، لیکن اُس کی موجودگی نے اُس کے شاگردوں کو وہ تسلی اور مدد فراہم کی جس کی اُنہیں ضرورت تھی۔

ii. ہم متی 14 باب 28-32 آیات سے یہ سیکھتے ہیں کہ اِسی موقعے پر پطرس نے یسوع سے درخواست کی تھی کہ وہ بھی پانی پر چلنا چاہتا ہے اور پھر تھوڑی دیر کے لئے پطرس پانی پر چلا بھی تھا۔

5. (21 آیت) یسوع اُنہیں اُن کی منزل پر پہنچاتا ہے۔

پس وہ اُسے کشتی میں چڑھا لینے کو راضی ہوئے اور فوراً وہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے۔

اَ. پس وہ اُسے کشتی میں چڑھا لینے کو راضی ہوئے: یہاں پر تاثر یہ ملتا ہے کہ یسوع اُس وقت تک آنے کے لئے تیار نہیں تھا جب تک وہ اُسے خوشی کے ساتھ قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ حتیٰ کہ پانی پر چلتے ہوئے بھی یسوع اُس وقت تک کشتی میں نہیں بیٹھا جب تک وہ اُسے کشتی پر چڑھا لینے کو راضی نہ ہوئے۔

ب. فوراًوہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے: جس وقت وہ یسوع کو کشتی پر چڑھا لینے کو راضی ہو گئی تو اُسی وقت ایک معجزہ رونما ہوا۔ یہ ایک بہت ہی حیرت انگیز معجزہ تھا۔ وہ کام جو اتنی دیر سے شاگردوں کے لئے اپنی جسمانی محنت کے ساتھ کرنا بہت ہی مشکل ہو چکا تھا اور سخت پریشانی کا سبب تھا وہ خُدا کی قدرت اور مدد کے ساتھ فوراً اپنی تکمیل کو جا پہنچا۔

i. "یوحنا کی انجیل میں دی گئی معلومات کے مطابق یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہے کہ اُس کے بعد کشتی بغیر چپو چلائے خُداوند کی مرضی کے مطابق چلتی گئی؛ اور پھر شاگردوں کی مشقت کے بغیر اُس نے جھیل میں باقی کا سارا فاصلہ (دو میل یا اِس سے کچھ زیادہ) طے کر لیا اور کنارے پر جا پہنچی۔" (ٹریچ)

ii. یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ یسوع نے اپنے شاگردوں کو پریشانی اور بے ثمری کی کیفیت سے رہائی بخشی۔ یسوع یہ چاہتا ہے کہ ہم سخت محنت کریں لیکن وہ کبھی بھی یہ نہیں چاہتا کہ ہماری محنت بے ثمر ہو۔ شاگردوں کی طرف سے کیا گیا کام غالباً بے ثمر نہیں تھا لیکن ضروری تھا کہ خُداوند کی اُس میں حضوری ہو اور خُداوند اُسے اپنے ہاتھ سے چھوئے۔

ج. فوراًوہ کشتی اُس جگہ جا پہنچی جہاں وہ جاتے تھے: ایسا حیرت انگیز معجزہ یقینی طور پر شاگردوں کے لئے کافی زیادہ مددگار تھا، خاص طور پر اِس لحاظ سے کہ یسوع نے ایک بادشاہ ہونے کی پیشکش کو رَد کر دیا تھا۔ اِس معجزے نے ایک بار پھر اُنہیں اِس بات کا یقین دلایا کہ اگرچہ یسوع لوگوں کی توقعات کے مطابق دُنیاوی تاج و تخت کا دعویدار نہیں تھا لیکن وہ حقیقی مسیحا تھا اور الٰہی قدرت سے بھرا ہوا تھا۔

i. "ہم نہیں جانتے کہ وہ اپنی منزل سے کتنی دوری پر تھے، لیکن انجیل نویس یہاں پر بیان کرنا چاہتا ہے کہ وہ اچانک، معجزانہ طور پر اُس مقام پر پہنچ گئے جہاں وہ جانا چاہتے تھے۔" (کلارک)

ii. "قریب المرگ مقدس کو ابھی موت نے اپنی آغوش میں لیا ہی تھا کہ وہ یکدم کنعان کے گھاٹ پر، آسمان کی بادشاہی میں جا پہنچا۔" (ٹراپ)

ہ: یسوع زندگی کی روٹی ہے۔

1. (22-24 آیات) ایک ہجوم کفرنحوم میں یسوع اور اُس کے شاگردوں کے پیچھے جاتا ہے۔

دوسرے دِن اُس بھیڑ نے جو جھیل کے پار کھڑی تھی یہ دیکھا کہ یہاں ایک کے سوا اور کوئی چھوٹی کشتی نہ تھی اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی پر سوار نہ ہوا تھا بلکہ صرف اُس کے شاگرد چلے گئے تھے۔ (لیکن بعض چھوٹی کشتیاں تبریاس سے اُس جگہ کے نزدیک آئیں جہاں اُنہوں نے خُداوند کے شکر کرنے کے بعد روٹی کھائی تھی)۔ پس جب بھیڑ نے دیکھا کہ یہاں نہ یسوع ہے نہ اُس کے شاگرد تو وہ خود چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر یسوع کی تلاش میں کفرنحوم کو آئے۔

اَ. دوسرے دِن: پانچ ہزار کو کھانا کھلانے کے دن اور گلیل کی جھیل میں گزرنے والی رات کے بعد وہ ہجوم جسے یسوع نے کھانا کھلایا تھا حیران و پریشان تھا کہ یسوع اور اُس کے شاگرد کہاں پر چلے گئے ہیں۔ اُنہوں نے اگرچہ شاگردوں کو کشتی میں بیٹھے اور یسوع کے بغیر جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن اب اُنہیں معلوم ہوا کہ یسوع بھی وہاں پر نہیں تھا۔

i. چھوٹی کشتیاں تبریاس سے اُس جگہ کے نزدیک آئیں: "23 آیت میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ بعض چھوٹی کشتیاں تبریاس سے اُس جگہ (مشرقی کنارے) پر آ گئیں تھیں، اور یہ چیز اِس حقیقت کی تصدیق تھی کہ رات بھر مغرب کی طرف سے تیز و تند طوفانی ہوا چلتی رہی تھی۔" (ڈوڈز)

ب. وہ خود چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر یسوع کی تلاش میں کفرنحوم کو آئے: یہ لوگ اُسی ہجوم میں سے تھے جنہیں یسوع نے کھانا کھلایا تھا،وہ ہجوم جو یسوع کو زبردستی بادشاہ بنانا چاہتا تھا (یوحنا6باب14-15 آیات)۔

i. "اُس ہجوم نے اچھی طرح دیکھ کر اِس بات کی تسلی کرلی تھی کہ یسوع وہاں پر کہیں بھی موجود نہ تھا اور شاگردوں کے اُسے لینے کے لئے واپس آنے کی کوئی اُمید نہیں تھی۔ اِس کے بعد وہ مغرب کی طرف اُسے ڈھونڈنے کے لئے گئے۔" (بروس)

ii. "اِس کا مطلب یہ ہے کہ جتنے بھی کشتیوں پر سوار ہو کر جاسکے اُنہوں نے گلیل کی جھیل کو پار کیا اور جو باقی رہ گئے وہ وہاں سے پیدل چل کر کفرنحوم کی طرف آئے۔ ایسا نہیں ہے کہ وہاں موجود پانچ یا چھ ہزار لوگ اُن کشتی پر بیٹھ کر آئے تھے۔" (کلارک)

2. (25-27 آیات) یسوع اُن کے پہلے سوال کا جواب دیتا ہے۔

اور جھیل کے پار اُس سے مل کہا اَے ربی! تُو یہاں کب آیا؟۔ یسوع نے اُن کے جواب میں کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم مجھے اِس لئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے بلکہ اِس لئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے۔ فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اُس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے جسے ابنِ آدم تمہیں دے گا کیونکہ باپ یعنی خُدا نے اُسی پر مہر کی ہے۔

اَ. تُو یہاں کب آیا؟ یسوع نے اُنکے اِس سوال کا جواب نہیں دیا تھا۔ اگر وہ اِس سوال کا جواب دیتا تو جواب غالباً یہ ہوتا کہ "رات کے پچھلے پہر مَیں پانی پر چلتے ہوئے آیا تا کہ اپنے شاگردوں کی مدد کروں اور اُس کے بعد ہم سب معجزانہ طور پر یکدم جھیل کے اِس کنارے پر پہنچ گئے۔"

i. اِس باب میں آگے جا کر یوحنا ہمیں یہ بتاتا ہے کہ یہ باتیں کفرنحوم میں سبت کے دن ایک عبادتخانے میں ہوئی تھیں (یوحنا6باب59 آیت)۔ متی15 باب میں ہم یہ پڑھتے ہیں کہ یروشلیم سے کچھ یہودی سردار اُس سے سوال کرنے کے لئے آئے تھے اور غالباً اِس ہجوم میں وہ بھی شامل تھے۔

ب. تم مجھے اِس لئے نہیں ڈھونڈتے کہ معجزے دیکھے بلکہ اِس لئے کہ تم روٹیاں کھا کر سیر ہوئے: یسوع اُنہیں یہ بتانے کی بجائے کہ وہ کب اور کیسے وہاں پر آیا، اُنہیں یہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ یہاں پر کیوں آئے تھے-- وہ اُس روٹی کی خاطر اُس کے پاس آئے تھے جو اُس نے معجزانہ طور پر اُنہیں مہیا کی تھی۔

i. بہت دفعہ ہماری طرف سے خُدا کے سامنے رکھے گئے سوال کے جواب سے زیادہ سوال کے پوچھے جانے کی وجہ سے ہم بہت زیادہ کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ گلیل کے علاقے میں یسوع کے پیچھے پیچھے آنے والے اِس ہجوم کے سوال کی بھی یہی صورتحال تھی۔

ii. وہ مزید روٹی چاہتے تھے اور وہ اِس کے ساتھ ساتھ یسوع کی طرف سے دکھائے گئے معجزات کا مظاہرہ بھی دیکھنا چاہتے تھے اور ایک ایسے بادشاہ کے خواہشمند تھے جو اُنہیں رومی تسلط سے آزادی دلائے۔

iii. "وہ اُس کے کلام اور اُس کے کام کی خوبصورتی سے قطعی طور پر متاثر نہیں ہوئے تھے، بلکہ ایک ایسے معجزے سے متاثر تھے جس کی بدولت اُنہیں اُن کی ضرورت کے عین مطابق کھانا مل گیا۔ پس وہاں پر بہت زیادہ پرجوش لیکن ناخالص عزم اور ولولہ تھا جو یسوع کے نزدیک بہت زیادہ ناگوار تھا۔" (میکلیرن)

ج. فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو بلکہ اُس خوراک کے لئے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے: وہ جو یسوع سے وہ سوال پوچھ رہے تھے اصل میں کفرنحوم میں آ کر اُسے ڈھونڈنے اور اُس کا پیچھا کرنے کی بدولت کافی زیادہ مشکلات میں سے گزرے تھے۔ پھر بھی اُن کا وہ سارا کام ایک ایسی خوراک کے لئے تھا جو

فانی ہے– وہ چیزیں جو پیٹ کو بھرتی اور زمینی بادشاہتوں پر حکمرانی کرتی ہیں۔ یسوع چاہتا تھا کہ وہ اُس خوراک کے لئے محنت کرتے جو ہمیشہ کی زندگی تک باقی رہتی ہے۔

i. یسوع نے مادی چیزوں اور رُوحانی چیزوں کے درمیان فرق کی وضاحت کی۔ پوری دُنیا میں یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ لوگ رُوحانی سے زیادہ مادی یا جسمانی چیزوں کی طرف کشش محسوس کرتے ہیں۔ اگر ہم کہیں پر یہ لکھ کر لگائیں "مفت پیسہ یا مفت کھانا" تو وہاں پر زیادہ لوگوں کا ہجوم ہو گا بہ نسبت اُس جگہ کے جہاں پر "رُوحانی زندگی یا ابدی بھرپوری" لکھا ہوا ہو گا۔

ii. "اُس نے دُنیاوی سوچ رکھنے والے اِن گلیلیوں کی مادیت پرست تمنا کے سر پر کاری ضرب لگائی تھی۔" (ٹاسکر)

د. جسے ابنِ آدم تمہیں دے گا: یسوع نے اُنہیں جو معجزاتی طور پر کھانا کھلایا تھا وہ اُس سے بجا طور پر متاثر ہوئے تھے لیکن یسوع چاہتا تھا کہ وہ رُوحانی خوراک سے زیادہ متاثر ہوں جو صرف وہی اُن کو معجزانہ طریقے سے دے سکتا تھا۔

i. ابنِ آدم: "اُس نے اپنے لئے مسیحا یا کوئی اور ایسی اصطلاح استعمال کرنے سے گریز کیا جو اُس کو سننے والے لوگوں کی جنگجوانہ تمناؤں کو اور زیادہ اُبھار سکتی تھی۔ پس ابنِ آدم کی اصطلاح اُس کے مقصد کے طور پر استعمال ہونے کے لئے بالکل بجا تھی۔ یہ اصطلاح اُن کی مذہبی یا سیاسی زبان دانی میں قطعی طور پر نئی نہ تھی، اِس لئے وہ اِس اصطلاح کو جو بھی معنی دینا چاہتا دے سکتا تھا۔" (بروس)

ہ. کیونکہ باپ یعنی خُدا نے اُسی پر مہر کی ہے: مہر کسی چیز پر ملکیت کا نشان اور اُسکے مشمولات کی ضمانت ہوتی تھی۔ اُنہیں یسوع پر مکمل اعتقاد رکھنے کی ضرورت تھی کیونکہ خُدا باپ نے اُس پر مہر کی تھی۔

i. "اگر یہاں پر مہر کئے جانے کے لئے استعمال ہونے والا فعل مضارع(esphragisen [یونانی]) یہ تقاضا کرے کہ ہم یسوع پر مہر کئے جانے کے ایک خاص واقعے کا چناؤ کریں تو ہم غالباً اپنے خُداوند کے بپتسمہ لینے کے واقعے کے بارے میں سوچیں گے۔(یوحنا 1 باب 32-34 آیات)۔" (بروس)

ii. "مہر کیا گیا، شک وہ شبہ سے بالاتر گواہی کے وسیلے، اپنے بپتسمے کے وسیلے، اور اپنے معجزات کے وسیلے۔" (ایلفرڈ)

iii. "بالکل ایسے جیسے کوئی شخص کسی دور رہنے والے دوست سے رابطہ کرنا چاہتا ہے، وہ اپنی دل کی سب باتیں ایک خط پر لکھتا ہے، اُسے سر بمہر کرتا ہے اور اُس شخص کو بھیج دیتا ہے جسے اُس نے وہ خط لکھا ہوتا ہے۔ پس یسوع جو خُدا باپ کی گود میں ہے، انسان کے لئے الٰہی مرضی کی تشریح کے لئے، خُدا کی صورت، بالا نویسی اور مہر لئے، اپنی بے داغ فطرت، کسی بھی طرح کی آلودگی سے پاک اپنی تعلیمات اور اپنے حیرت انگیز معجزات کا ثبوت لئے اِس دُنیا میں آیا۔" (کلارک)

3. (28-29) یسوع اُن کے دوسرے سوال کا جواب دیتا ہے۔

پس اُنہوں نے اُس سے کہا کہ ہم کیا کریں تا کہ خُدا کے کام انجام دیں؟۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا خُدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ۔

اَ. کہ ہم کیا کریں تا کہ خُدا کے کام انجام دیں؟ یسوع نے اُنہیں بتایا کہ "فانی خوراک کے لئے محنت نہ کرو (یوحنا 6 باب 27 آیت)۔ اِس کے جواب میں اُنہیں نے بالکل وہی الفاظ استعمال کئے جو یسوع نے کئے تھے، "ہم کیا کام کریں؟"

i. اِس کے سوال کے پیچھے اُن کا مقصد یہ تھا کہ "ہمیں یہ بتا کہ ہم کیا کریں تا کہ ہم جو کچھ تجھ سے چاہتے ہیں اُسے حاصل کر سکیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم تجھ سے معجزانہ طریقے سے ایسے ہی روٹی حاصل کرتے رہیں اور تجھے اپنا ایسا بادشاہ بنائیں جو معجزات کرتا ہو، پس ہمیں بتا کہ ہم کیا کریں۔"

ii. وہ لوگ جو یسوع سے سوال کر رہے تھے شاید یہ سمجھتے تھ کہ جو کچھ یسوع اُنہیں بتائے گا اگر وہ اُن کاموں کو کر لیں گے تو وہ اپنے کاموں کے وسیلے خُدا کو خوش کر سکیں گے۔ اُس دور کے لوگ بھی ہمارے آجکل کے دور کے لوگوں کی طرح یہ خیال کرتے تھے کہ خُدا کو خوش کرنے کے لئے ہمیں کسی مخصوص انداز سے کام کرنے والے مناسب فارمولے کی ضرورت ہے۔

ب. خُدا کا کام یہ ہے کہ جسے اُس نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لاؤ: یسوع سب سے پہلے اُنہیں (اور ہمیں بھی) یہ حکم دیتا ہے کہ ہم کچھ کریں نہ بلکہ ایمان لائیں۔ اگر ہم خُدا کا کام کرنا چاہتے ہیں تو اِس کا آغاز یسوع پر ایمان لانے سے ہوتا ہے۔

i. والدین ہمیشہ اپنے بچوں سے صرف تابعداری ہی نہیں چاہتے، بلکہ محبت اور ایک دوسرے پر یقین کا تعلق والدین کے لئے زیادہ اہم ہوتا ہے۔ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ دوسروں پر یقین اور محبت کے تعلق سے ہی تابعداری پیدا ہوتی ہے۔ خُدا ہمارے ساتھ اپنے تعلق میں بھی ایسا ہی چاہتا ہے۔

ii. سب سے پہلا کام تو یہی ہے کہ جسے خُدا نے بھیجا ہے اُس پر ایمان لایا جائے، لیکن اِس کے ساتھ ساتھ خُدا ہماری تابعداری بھی چاہتا ہے۔ اِس لحاظ سے ہمارا اُس پر ایمان ہمارے کاموں کا نعم البدل نہیں ہے بلکہ ہمارا ایمان ایسے کاموں کی بنیاد ہے جو خُدا کو خوش کرتے ہیں۔

iii. میکلیرن کاموں اور ایمان کا موازنہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ "اُن کا خیال تھا کہ اُنہیں بہت سارے مختلف طرح کے کاموں کے بارے میں بتایا جائے گا۔ اور یسوع نے اُن سب کے سب مختلف طرح کے کاموں کو ایک میں ہی اکٹھا کر دیا۔"

iv. "کاہن کہتا ہے کہ، 'رسومات و تہوار۔' مفکر کہتا ہے 'تہذیب و تعلیم۔' اخلاقیات کا معتقد کہتاہ،' یہ کرو، وہ کرو اور اُس کے بعد فلاں فلاں کام کرو۔' اور پھر تمام طرح کے اعمال کی لمبی فہرست ترتیب کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ یسوع مسیح کہتا ہے،' صرف ایک ہی چیز کی ضرورت ہے۔۔۔ یہ خُدا کا کام ہے انسان کا نہیں۔" (میکلیرن)

v. "یہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے الفاظ میں سے سب سے زیادہ مشہور بات ہے، اِس میں اُس تعلیم کے اثرات پائے جاتے ہیں جس کی مکمل وضاحت پولس رسول کے خطوط میں جا کر ملتی ہے۔" (ایلفرڈ)

4. (30-33 آیات) یسوع اُن کے تیسرے سوال کا جواب دیتا ہے۔

پس اُنہوں نے اُس سے کہا پھر تو کون سا نشان دِکھاتا ہے تا کہ ہم دیکھ کر تیرا یقین کریں؟ تو کون سا کام کرتا ہے؟۔ ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اُس نے اُنہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی۔ یسوع نے اُن سے کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ موسیٰ نے تو وہ روٹی آسمان سے تمہیں نہ دی لیکن میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے۔ کیونکہ خُدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتر کر دُنیا کو زندگی بخشی ہے۔

اَ. پھر تُو کون سا نشان دِکھاتا ہے: وہ ہجوم جو کفرنحوم کے عبادت خانے میں یسوع کی باتیں سن رہا تھا زیادہ تر اُنہی لوگوں پر مشتمل تھا جو اُس مقام سے آئے تھے جہاں یسوع نے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلایا تھا۔ لیکن اُن کے درمیان میں یہودی سردار بھی موجود تھے جو یروشلیم سے آئے تھے (متی 15 باب 1 آیت،

یوحنا6باب 41 آیت)۔اُنہوں نے لوگوں سے اُس حیرت انگیز معجزے کے بارے میں سنا تھا جو یسوع نے پانچ ہزار لوگوں کو کھانا کھلانے کی صورت میں دکھایا تھا اور وہ بھی ایسا کوئی معجزہ دیکھنا چاہتے تھے، بالکل اُسی طرح جیسے وہ کھانا کھانے والے تھے جو دوبارہ چاہتے تھے کہ یسوع اُنہیں کھانا کھلائے۔

i. "وہ لوگ ایک بار پھر یروشلیم سے آنے والے فقیہوں اور فریسیوں کے اثر تلے آ گئے تھے جو یروشلیم سے کفرنحوم آئے تھے (متی 15 باب 1 آیت؛ مرقس 7 باب 1 آیت) تاکہ یسوع کی خدمت میں روڑے اٹکائیں اور اُسے وہاں سے جانے کے لئے مجبور کریں۔" (ٹریچ)

ب. ہمارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا: یسوع سے سوال کرنے والے سمجھتے تھے کہ وہ ساز باز کر کے یسوع کو مجبور کر دیں گے کہ وہ اُنہیں ہر روز اُسی طرح روٹی مہیا کیا کرے جیسے اسرائیل کو بیابان میں کی گئی تھی۔ وہ حتیٰ کہ یہ بھی جانتے تھے کہ اِس مقصد کے لئے اُنہوں نے خُدا کا کلام کس طرح استعمال کرنا ہے۔ "کہ اُس نے اُنہیں کھانے کے لئے آسمان سے روٹی دی" (105 زبور 40 آیت)۔

ج. میرا باپ تمہیں آسمان سے حقیقی روٹی دیتا ہے: ہم یسوع کے الفاظ کو کچھ آسان الفاظ میں اِس طرح سے بیان کر سکتے ہیں: "مَیں اور کیا کام کروں؟ میرے لئے یہ کام ہے کہ اپنے وسیلے سے تمہیں خُدا کا کلام اور ابدی زندگی عطا کروں۔ یہ وہ رُوحانی روٹی ہے جس کو استعمال کرتے ہوئے تمہیں ضیافت کرنی چاہیے تاکہ ابدی زندگی پا سکو۔"

i. "یہاں پر ہمارے خُداوند نے مَن کی معجزانہ نوعیت کا انکار نہیں کیا بلکہ اُسکی تصدیق کی ہے۔" (ایلفرڈ)

د. کیونکہ خُدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتر کر دُنیا کو زندگی بخشتی ہے: یسوع نے اُن کے ذہنوں کو دُنیاوی چیزوں سے ہٹا کر آسمانی حقیقتوں کی طرف لگانے کی کوشش کی ہے تاکہ وہ یہ فہم پا سکیں کہ جس طرح جسمانی طور پر زندہ رہنے کے لئے روٹی کی ضرورت ہوتی ہے اُسی طرح رُوحانی زندگی کے لئے اُنہیں یسوع کی ضرورت ہے۔

i. "خُدا کی روٹی وہ ہے جو آسمان سے اُتری اور اُس نے نہ صرف لوگوں کو سیر کیا، بلکہ اُنہیں زندگی بھی عطا کی۔ یہاں پر یسوع یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ حقیقی اطمینان اور تسلی صرف اور صرف اُسی کے پاس ہے۔" (بارکلے)

5. (34-40 آیات) یسوع اُن کے چوتھے سوال کا جواب دیتا ہے۔

اُنہوں نے اُس سے کہا اَے خُداوند! یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر۔ یسوع نے اُن سے کہا زندگی کی روٹی مَیں ہوں۔ جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہوگا اور جو مجھ پر ایمان لائے وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ لیکن مَیں نے تم سے کہا کہ تم نے مجھے دیکھ لیا ہے پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔ جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آ جائیگا اور جو کوئی میرے پاس آئیگا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دونگا۔ کیونکہ مَیں آسمان سے اسلئے نہیں اُترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں۔ بلکہ اِس لئے اپنے بھیجنے والے کی مرضی کی موافق عمل کروں۔ اور میرے بھیجنے والے کی مرضی یہ ہے کہ جو کچھ اُس نے مجھے دیا ہے مَیں اُس میں سے کچھ کھو نہ دُوں بلکہ اُسے آخری دن پھر زندہ کروں۔ کیونکہ میرے باپ کی مرضی یہ ہے کہ جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور مَیں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں۔

اَ. یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر: ہم نہیں جانتے کہ گلیل کی جھیل کی دوسری طرف سے سفر کر کے یسوع کے پاس آنے والے یہ لوگ اُس وقت جب وہ یسوع سے یہ باتیں کر رہے تھے بھوکے تھے یا نہیں۔ بہر حال وہ اُس زمینی روٹی کو حاصل کرنا چاہتے تھے جو یسوع نے اُنہیں معجزانہ طور پر مہیا کی تھی اور وہ چاہتے تھے کہ یسوع وہ ہمیشہ ہی اُنہیں دیا کرے۔

i. جس وقت ہم بھوکے ہوتے ہیں تو ہمیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کھانا ہمارے سب مسئلوں کو حل کر دے گا۔ اور ایسی ہی صورتحال دیگر تمام عملی مشکلات کے ساتھ ہوتی ہے جب ہم اُن کا سامنا کر رہے ہوتے ہیں۔ جس طرح یسوع نے اُن لوگوں کی سوچ کو دُنیاوی اور زمینی چیزوں سے ہٹا کر آسمانی حقائق کی طرف لگانے کی کوشش کی اُسی طرح ہمیں بھی اپنی سوچ کو بلند کرنا چاہیے۔

ii. "وہ جو کچھ مانگ رہے تھے یسوع وہ اُنہیں نہیں دینا چاہتا تھا، لیکن جو کچھ وہ اُنہیں دے رہا تھا وہ لوگ اُسے حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے۔" (بروس)

iii. اَے خُداوند! یہ روٹی ہم کو ہمیشہ دیا کر: "یہاں پر استعمال ہونے والے یونانی لفظ Kurie کا ترجمہ خُداوند کی بجائے جناب بہتر ہو گا۔ کیونکہ آیت 36 سے یہ بات بالکل واضح ہوتی ہے کہ یہ گلیلی لوگ یسوع پر ایمان نہیں لائے تھے۔" (ٹاسکر)

ب. زندگی کی روٹی مَیں ہوں: یسوع نے اُنہیں جو جواب دیا اُس میں اُس نے کوشش کی کہ اُنکی آنکھوں کو مادی اور زمینی روٹی اور زمینی بادشاہتوں سے ہٹا کر آسمان کی حقیقتوں پر لگائے۔ اُنہیں اپنا اعتقاد مادی روٹی کی بجائے یسوع پر رکھنے کی ضرورت تھی۔

i. "یہ وہ پہلا مقام ہے جہاں پر یسوع پہلی دفعہ 'مَیں ہوں' کا وہ استعمال کرتا ہے جو یونانی میں ego eimi ہے۔" (بروس)

ج. جو میرے پاس آئے وہ ہرگز بھوکا نہ ہو گا: یسوع اُن کے سامنے اِس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ وہ شخص جو اُس کے پاس آتا ہے، اُسے قبول کرتا ہے، اُس پر ایمان رکھتا ہے، اُس کی روحانی بھوک یسوع کی ذات کے وسیلے مٹ جائے گی۔

i. "یسوع کے پاس آنا حقیقت میں خواہش، دُعا، تسلیم کرنے، رضامندی، اعتماد اور تابعداری کے وسیلے ہی ممکن ہے۔" (سپرجن)

ii. "اِس آیت کو محض ایک اختصاصی بیان کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے۔ یہ ایک طرح سے ایک استدعا ہے۔ چونکہ یسوع زندگی کی روٹی ہے، اِس لئے لوگوں کو یہ دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اُس کے پاس آئیں اور اُس پر ایمان لائیں۔" (مورث)

iii. "یسوع پر ایمان لانے کو بڑے سادہ اور سچے طریقے سے اُس کے پاس آنے کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یہ کوئی بازیگرانہ کرتب نہیں بلکہ صرف اُس کے پاس آنا ہے۔ یہ کسی طرح کی ذہنی صلاحیتوں کی کوئی مشکل مشق نہیں بلکہ خُداوند کے پاس آنا ہے۔ ایک بچہ اپنی ماں کے پاس آتا ہے، ایک اندھا شخص اپنے گھر آتا ہے اور حتیٰ کہ ایک جانور بھی اپنے مالک کے پاس واپس آتا ہے۔ آنا بہت ہی سادہ سا عمل ہے اور اِس کے بارے میں دو ہی اہم چیزیں یا باتیں ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کسی چیز کو چھوڑ کر آنا اور دوسری بات ہے کسی چیز یا ذات کے پاس آنا۔" (سپرجن)

د. جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے میرے پاس آ جائیگا اور جو کوئی میرے پاس آئیگا اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دونگا: یسوع نے یہاں پر اِس بات کو واضح کیا ہے کہ اُس کے پاس آنے کا عمل خُدا کی طرف سے کئے گئے کام کی بدولت شروع ہوتا ہے۔ اِس لئے جو اُس کے پاس آتے ہیں وہ اُن سب کو قبول کرے گا۔

i. جو کچھ باپ مجھے دیتا ہے: "لفظ 'جو کچھ' بمعنی وہ سب جو باپ مجھے دیتا ہے اصل میں بے صنف ہے۔ عام معنوں میں اِس کا مطلب ہر ایک چیز لیا جا سکتا ہے لیکن یہاں یقینی طور پر اِس کے معنی انسان ہیں۔" (مورث)

ii. اُسے مَیں ہرگز نکال نہ دونگا: "ہمارا مقدس خُداوند جس چیز کو بیان کر رہا ہے اُسے کچھ اِس طرح سے سمجھا جا سکتا ہے کہ ایک غریب اور بہت ہی پریشان حال شخص کسی بہت بڑے افسر کے دروازے پر جائے تا کہ اُس سے کچھ مدد حاصل کر سکے، اُس گھر میں سے گھر کا مالک نکلے، اور بجائے اُس غریب کو سختی کے ساتھ دھتکارنے کے اُسے بڑی نرمی اور محبت کے ساتھ اپنے گھر میں بلائے اور اُس کی سب ضروریات کو پورا کرے۔ یسوع کا اور اُس کے پاس آنے والے گنہگار کا بھی یہی حساب ہے۔" (کلارک)

iii. "اُسے مَیں ہر گز نکال نہ دونگا۔" یہ ایک بہت ہی بڑی بات ہے اور حیرت انگیز مروّت ہے۔ ایسے طریقے سے حوصلہ افزائی کرنے کے بعد کون ہے جو یسوع کے پاس نہ آئے گا۔" (ٹراپ)

ہ. اسلئے نہیں اُترا ہوں کہ اپنی مرضی کے موافق عمل کروں: جب یسوع لوگوں کو اپنے پاس آنے کی دعوت دیتا ہے تو وہ اِس کے ساتھ ساتھ اُنہیں یہ بھی بتاتا ہے کہ اُس کے پاس آنا اُن کے لئے مکمل طور پر خطرے سے باہر ہے کیونکہ یسوع اپنے کسی اور ایجنڈے کی بات نہیں کر رہا تھا بلکہ خُدا باپ کی مرضی کو پورا کر رہا تھا۔

و. جو کچھ اُس نے مجھے دیا ہے مَیں اُس میں سے کچھ کھو نہ دُوں: خُدا بیٹے کے پاس آنے کی یہ ایک اور اہم وجہ تھی - وہ سب جو خُدا باپ نے بیٹے کو دیئے ہیں وہ اُنہیں ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے۔

ز. جو کوئی بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے: یہ اُن سب کی حیرت انگیز منزل ہے جو خُدا باپ نے بیٹے کو دیئے ہیں اور وہ اِس وجہ سے ہی بیٹے کے پاس آتے ہیں۔

i. یہاں پر یسوع کے ذہن میں دو گروہ ہیں۔ ایمانداروں کا ایک بہت بڑا گروہ (جو کچھ اُس نے مجھے دیا ہے مَیں اُس میں سے کچھ کھو نہ دُوں)، اور انفرادی ایماندار (جو کوئی میرے پاس آئیگا۔۔۔ مَیں اُسے آخری دن پھر زندہ کروں)۔

ii. جو کوئی بیٹے کو دیکھے: "یسوع کو دیکھنے کے حوالے میں یقینی طور پر پیتل کے اُس سانپ کی طرف اشارہ ملتا ہے جسے موسیٰ نے بیابان میں بلّی پر چڑھایا تھا (جو ربیوں کی روایت کے مطابق صلیب کی مانند دکھائی دیتی تھی) اور جو کوئی اُس پر نظر کرتا تھا وہ شفا پاتا اور بچ جاتا تھا۔" (ٹرینچ)

6. (41-46 آیات) یسوع بیان کرتا ہے کہ وہ کیوں اُسے رَد کرتے ہیں۔

پس یہودی اُس پر بڑبڑانے لگے۔ اسلئے کہ اُس نے کہا تھا کہ جو روٹی آسمان سے اتری وہ مَیں ہوں۔ اُنہوں نے کہا کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جسکے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ مَیں آسمان سے اُترا ہوں؟۔ یسوع نے جواب میں اُن سے کہا آپس میں نہ بڑبڑاؤ۔ کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ جس نے مجھے بھیجا ہے اُسے کھینچ نہ لے اور مَیں اُسے آخری دن پھر زندہ کرونگا۔ نبیوں کے صحیفوں میں یہ لکھا ہے کہ وہ سب خُدا سے تعلیم یافتہ ہونگے۔ جس کسی نے باپ سے سنا اور سیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۔ یہ نہیں کہ کسی نے باپ کو دیکھا ہے مگر جو خُدا کی طرف سے ہے اُسی نے باپ کو دیکھا ہے۔

اَ. کیا یہ یوسف کا بیٹا یسوع نہیں جسکے باپ اور ماں کو ہم جانتے ہیں؟ لوگوں کو شکایت تھی کہ یسوع جو کچھ اپنے بارے میں کہہ رہا تھا وہ اُس کی ذات کے حوالے سے بہت بڑی اور بہت بلند مرتبہ بات تھی۔ (اب یہ کیونکر کہتا ہے کہ مَیں آسمان سے اُترا ہوں؟)

i. "اِس گفتگو کے دوران چھ دفعہ یسوع یہ کہتا ہے کہ وہ آسمان سے اترا ہے، (6 باب 33، 38، 41، 50، 51، 58 آیات) اُس کے آسمانی ہونے کے دعوے میں قطعی طور پر کوئی مغالطہ نہیں ہے۔" (ٹینی)

ii. "یسوع کے ہمعصر لوگوں کے لئے یہ ایک حقیقی طور پر بہت مشکل بات تھی۔ اُن کے مطابق مسیحا نے آسمان سے بادلوں پر آنا تھا اور اُسے یکدم دُنیا پر ظاہر ہونا تھا لیکن یسوع تو اُن کے درمیان پیدا ہوا تھا اور بڑی خاموشی سے اُنہی کے درمیان پلا بڑھا تھا۔" (ڈوڈز)

iii. پس یہودی اُس پر بڑبڑانے لگے: "یہودی، نہ کہ جیسے ہم توقع کرتے ہیں گلیلی، یوحنا انجیل نویس ایمان نہ لانے والے اِس گروہ کی شناخت ایمان نہ لانے والے 'یہودیوں' کے طور پر کرتا ہے۔" (ڈوڈز)

ب۔ آپس میں نہ بڑبڑاؤ: جب یسوع اُس عبادت گاہ میں بات کر رہا تھا تو وہ آپس میں بڑبڑانے اور مختلف طرح کی باتیں کرنے لگے۔

i. " 'بڑبڑانا' بے چینی، بے قناعتی یا بے اطمینانی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ ایک ایسی پریشانی اور تذبذب زدہ آواز ہوتی ہے جو ایسے ہجوم میں سے آتی ہے جو مخالفت کی وجہ سے غصے میں ہو۔" (موریث)

ج. کوئی میرے پاس نہیں آسکتا جب تک باپ۔۔۔ اُسے کھینچ نہ لے: یہودی یہ سمجھتے تھے کہ وہ اپنی طبعی پیدائش کی امتیازی صفت کی وجہ سے ہی خُدا کی طرف سے چنے ہوئے لوگ ہیں۔ یسوع نے اُن پر اِس بات کو واضح کیا کہ جب تک خُدا خود اُن کو کھینچ نہ لے وہ خُدا کے پاس نہیں آسکتے۔

i. "جب تک خُدا کسی کو کھینچ نہ لے کوئی بھی انسان یسوع کے پاس نہیں آتا؛ کیونکہ کوئی بھی ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ خُدا کی طرف سے کھینچے جانے کے بغیر کوئی بھی انسان نجات دہندہ کی ضرورت ہی کو محسوس نہیں کر سکتا۔" (کلارک)

ii. ہمیں اکثر خُدا کے ساتھ اپنے رشتے کے حوالے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اِس رشتے کو استوار کرنے یا نبھانے میں ہم پہل کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بلاتا ہے تو ہم آتے ہیں۔ نجات کے حوالے سے خُدا کی طرف سے کی جانے والی اِس پیش قدمی کی سمجھ منادی اور خدمت کے دوران ہم میں اور زیادہ اعتماد پیدا کر دیتی ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ خُدا لوگوں کو نجات کے لئے یسوع کی طرف کھینچتا ہے۔ اور وہ جنہیں خُدا کھینچتا ہے اُن کے آنے کی ہم توقع کر سکتے ہیں۔

iii. "کھینچنے کے لئے یوحنا جس لفاظ کا استعمال کرتا ہے وہ یونانی زبان میں helkuein ہے۔ یہ وہی لفظ ہے جو پرانے عہد نامے کے یونانی ترجمے کے اندر یرمیاہ کی کتاب میں بھی استعمال ہوا ہے۔ وہاں پر اِس لفظ کے معنی کچھ اِس انداز سے بیان کئے گئے ہیں: ''مَیں نے اپنی شفقت تجھ پر بڑھائی (یرمیاہ 31 باب 3 آیت)۔" (بارکلے)

iv. "اگسٹن جو کے فضل کے پرچار کے بڑے بڑے ترین حامیوں میں سے تھا کہتا ہے خُدا کا اِس طرح سے کھینچنا ناقابلِ مزاحمت فضل نہیں ہے۔ اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ 'اگر ایک آدمی کو کھینچا جاتا ہے تو وہ اپنی مرضی کے خلاف آتا ہے' (ہم جواب دیتے ہیں) اگر وہ اپنی مرضی کے خلاف آتا ہے تو پھر وہ ایمان نہیں رکھتا، اور اگر وہ ایمان نہیں رکھتا تو وہ آتا نہیں ہے۔ کیونکہ ہم اپنے قدموں پر بھاگتے ہوئے یسوع کے پاس نہیں آتے بلکہ ایمان کے وسیلے اُس تک آتے ہیں، جسمانی حرکت سے نہیں بلکہ اپنے دل کی آزاد مرضی کے ساتھ۔۔۔ یہ نہ سوچو کہ تمہیں تمہاری مرضی کے خلاف کھینچا جاتا ہے؛ ذہن کو صرف محبت کے ذریعے ہی کھینچا جا سکتا ہے۔" (ایلفرڈ)

"کھینچنے یا لبھانے / ترغیب دینے کے معنی گھسیٹنے کے نہیں لئے جانے چاہئیں۔ رابنز کہتا ہے کہ وہ جو مقدس خُدا کے ساتھ چمٹا رہنا چاہتا ہے، خُدا اُسے اپنے ہاتھوں سے سنبھالتا ہے اور اُسے ہر گز کبھی بھی نہیں چھوڑے گا۔ Synops. Sohar. P. 87۔ بہترین یونانی مصنفین نے بھی یہاں پر استعمال ہونے والے فعل کو لبھانے، موہ لینے، ترغیب دینے اور اشتیاق دلانے کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔" (کلارک)

v. "کریسوسٹم کہتا ہے کہ 'یہاں پر جو تاثر مل رہا ہے اُس کے مطابق آنے میں ہمارے حصے کی نفی نہیں کی گئی۔' لیکن اصل میں وہ ہمیں یہ دکھاتا ہے کہ ہم اُس کے پاس آنے کے لئے تیار ہیں۔"

vi. "کھینچنے کے عام معنی تو ایسے ہی ہیں جیسے کسی بحری جہاز کو ہُک لگا کر کھینچنا، کسی ریڑے یا چھکڑے کو کھینچنا یا بادبان کی رسیاں وغیرہ کھینچنا۔ لیکن یہی لفظ یوحنا 12 باب 32 آیت میں بھی استعمال ہوا ہے جس کے معنی ایک بہت نرم لیکن طاقتور اخلاقی دلکشی کے ہیں۔" (ڈوڈز)

د. اور مَیں اُسے آخری دن پھر زندہ کرونگا: وہ تمام لوگ جو خُدا کی طرف سے کھینچے جانے کی بدولت یسوع کے پاس آتے ہیں وہ ابدی زندگی حاصل کریں گے اور آخری دن پھر زندہ کئے جائیں گے۔

ہ. وہ سب خُدا سے تعلیم یافتہ ہونگے: یہاں پر یسوع یسعیاہ 54 باب 13 آیت کا حوالہ دے رہا ہے، ہو سکتا ہے کہ اُس سبت کے دن عبادتخانہ میں یہ حوالہ پڑھا گیا ہو۔ یہاں پر اِس کے معنی یہ ہیں کہ وہ تمام لوگ جنہیں خُدا خود کھینچتا ہے، اور جن کا تعلق خُدا کی ذات سے ہے وہ خُدا سے تعلیم یافتہ ہونگے۔(جس کسی نے باپ سے سنا اور سیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے۔)

i. "اگر خُدا خود اپنے لوگوں کو سکھاتا ہے، تو وہ اُن کے دِلوں میں اُنہیں تعلیم دے گا۔ اور صرف وہ جو اِس طرح سے سکھائے جائیں گے وہی یسوع کے پاس آئیں گے۔"

ii. یسوع کا اُنہیں یہ کہنا اصل میں یہ معنی رکھتا تھا کہ "باپ نے تمہیں کبھی بھی نہیں سکھایا، تم نے اُس سے کچھ بھی نہیں سیکھا، اگر سیکھا ہوتا تو تم ضرور میرے پاس آتے۔ لیکن چونکہ تم مجھے رَد کرتے ہو اِس سے تم اِس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ تم خُدا کے فضل سے اجنبی ہو۔"

و. جس کسی نے باپ سے سنا اور سیکھا ہے وہ میرے پاس آتا ہے: وہ جنہوں نے باپ سے مکاشفہ حاصل کیا ہے وہ اُس کے بیٹے اور حقیقی اور کامل نمائندے کے پاس آئیں گے۔ بیٹے سے سننا اور سیکھنا ایسے ہی ہے جیسے باپ سے سننا اور سیکھنا۔

i. "لیکن یہ بھی سچ ہے کہ یہاں پر یہ نہیں لکھا ہوا کہ ہر وہ شخص جسے خُدا سکھاتا ہے وہ ضرور ہی آتا ہے۔ یہاں پر استعمال ہونے والے یونانی لفظ kai maqwn شک کے عنصر کو متعارف کروا رہا ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "جیسا کہ کچھ لوگ یہ مانتے ہیں کہ سال کے اِس حصے میں یہودی عبادتخانوں میں یسعیاہ 54 باب کے الفاظ کو پڑھا جاتا ہے، اگر یہ بات سچ ہے تو یسوع جن الفاظ کا یہاں پر حوالہ دے رہا ہے وہ اُس کے سننے والوں کے ذہنوں میں یقینی طور پر تازہ ہونگے۔" (بروس)

ز. اُسی نے باپ کو دیکھا ہے: یہاں پر ایک بار پھر یسوع خُدا باپ کے ساتھ اپنے منفرد رشتے کے بارے میں بات کرتا ہے۔ وہ خُدا باپ کے ساتھ ایک ایسے رشتے کا دعویٰ کرتا ہے جیسا رشتہ خُدا کے ساتھ کبھی کسی بھی انسان کا نہیں رہا۔

i. "اُن کی بے یقینی اور بے ایمانی حقائق کو نہ تو تبدیل کرتی ہے اور نہ ہی اُن حقائق کے بارے میں اُس کی یقین دہانی کو کمزور کرتی ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "وہ عالمین الہیات کو خُدا کی ذات کے بارے میں سکھا رہا تھا اور اُنہیں بتا رہا تھا کہ خُدا کی ذات کے تعلق سے وحدت لفظ حتمی مکاشفہ کا درجہ نہیں رکھتا۔ اگر یہی تعلیم دی جاتی رہے کہ خُدا کی ذات یکتا ہے اور دوسرے اقنوم اُس میں شامل نہیں تو ایسی صورت میں مسیح کے مجسم ہونے اور خُدا کے سارے نجات کے منصوبے کو سمجھنا بالکل ناممکن ہو گا۔" (ٹرینچ)

7. (47-51 آیات) آسمان سے آئی ہوئی حقیقی روٹی۔

مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔ زندگی کی روٹی مَیں ہوں۔ تمہارے باپ دادا نے بیابان میں من کھایا اور مر گئے۔ یہ وہ روٹی ہے جو آسمان سے اُترتی ہے تاکہ آدمی اُس میں سے کھائے اور نہ مرے۔ مَیں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہیگا بلکہ جو روٹی مَیں جہان کی زندگی کے لئے دونگا وہ میرا گوشت ہے۔

اَ. **جو اِیمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے:** ہم اِس بیان کو جب پڑھتے ہیں تو دو طرح کے خیالات ہمارے ذہنوں میں ہوتے ہیں۔ پہلے تو یہ کہ 'یسوع کے خیال کے مطابق ایمان رکھنے سے کیا مُراد ہے'؛ اِس سے مراد کسی پر یقین کرنا، بھروسا کرنا، انحصار کرنا یا کسی سے چمٹے رہنا ہے، یہ پُراعتماد محبت کا اظہار ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم اِس دعوے کی حیرت انگیز نوعیت کے بارے میں سوچتے ہیں۔ بائبل میں بیان کردہ کسی بھی دیگر نبی یا مقدس ہستی نے کبھی بھی یہ بات نہیں کی کہ جو "مجھ پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے۔"

ب. **زندگی کی روٹی مَیں ہوں:** یسوع نے اِس بات کو یہاں پر پھر دہرایا اور اِس تشبیہ کے استعمال کو مسلسل جاری رکھا ہے۔ جس طرح روٹی ہماری جسمانی زندگی کے لئے بیحد ضروری ہے اُسی طرح یسوع ہماری رُوحانی اور ابدی زندگی کے لئے بیحد ضروری ہے۔

i. "ہر شخص کسی نہ کسی چیز کو اپنی خوراک کے طور پر استعمال کرتے ہوئے اُس سے سیر ہوتا ہے۔ آپ دیکھتے ہیں کہ کوئی شخص اتوار کے دن اپنا اخبار خریدتا ہے اور کس طرح سے وہ اُس سے سیر ہوتا ہے۔ کوئی اور بالکل فضول اور بیہودہ قسم کی تفریح سے اپنے آپ کو سیر کرتا ہے۔ کوئی شخص اپنے کاروبار سے سیر ہوتا ہے اور کوئی بہت زیادہ لوگوں کی طرف سے محبت اور فکرمندی کے خیالات سے! لیکن یہ بالکل نکمی قسم کی خوراکیں ہیں۔ یہ سب خاک اور راکھ ہے۔ اگر حقیقی ابدی زندگی کے خواہاں ہیں تو پھر آپ یسوع کی ذات سے سیر ہونے کی گہری ضرورت کی اہمیت سے آگاہ ہونگے۔" (سپرجن)

ج. **تمہارے باپ دادا نے بیابان میں مَن کھایا اور مر گئے:** یسوع جو رُوحانی خوراک مہیا کرتا ہے وہ اُس مَن سے بھی عظیم ہے جو اسرائیل قوم نے بیابان میں کھایا تھا۔ جو کچھ اُنہوں نے کھایا تھا اُس سے اُنہیں محض عارضی زندگی ہی ملی لیکن جو کچھ یسوع اُنہیں مہیا کرتا ہے اُس سے ابدی زندگی ملتی ہے۔

د. **مَیں ہوں وہ زندگی کی روٹی جو آسمان سے اُتری۔ اگر کوئی اِس روٹی میں سے کھائے تو ابد تک زندہ رہیگا:** یسوع یہاں پر تشبیہاتی زبان کا استعمال کرتا ہے۔ یسوع کے دور میں کھانے پینے کو تشبیہات کے طور پر استعمال کرنے کا عام رواج تھا۔ اور یہ کسی چیز کو اپنی ذات کے اندر سما لینے کی طرف اشارہ کرتی تھی۔

i. "ایک دفعہ جب کوئی شخص اُسے لیتا [کھاتا] ہے (کھاتا ماضی میں رونما ہونے والے ایسے عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ایک ہی بار ہوا ہو۔ ایک بار جب کوئی شخص یسوع کو قبول کر لیتا ہے) وہ کبھی بھی نہیں مرے گا۔" (مورث)

ii. کچھ لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ حوالہ عشائے ربانی کی رسم کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کی بنیاد یسوع نے صلیب پر چڑھائے جانے سے پہلے آخری کھانے کے دوران رکھی تھی (لوقا 22 باب 14-23 آیات)، جس کو بڑی باقاعدگی کے ساتھ ابتدائی کلیسیا میں عمل میں لایا جاتا تھا (اعمال 2 باب 42 آیت) اور جس کی تعلیم پولس رسول نے دی ہے (1 کرنتھیوں 11 باب 23-26 آیات)۔ وہ لوگ غلطی سے یہ سمجھتے ہیں کہ عشائے ربانی کی رسم کے دوران وہ روٹی کھانا اور وہ شیرہ پینا نجات کے حصول کے لئے لازمی ہے۔ اور یہ بھی کہ جو لوگ اُس رسم میں حصہ لیتے ہیں اُنکی شمولیت اُنکی نجات کی ضمانت ہے۔

iii. "یہاں پر یسوع عشائے ربانی کی رسم کے بارے میں بات نہیں کر رہا، ہاں اگرچہ اُس میں بیان کردہ تصور بھی یہی ہے۔ یہاں پر ہمارا خداوند رسولوں کے ساتھ اپنے آخری کھانے کے بارے میں بات نہیں کر رہا۔ لیکن جو کچھ بھی وہ کہہ رہا ہے وہ اُس سچائی کی وضاحت کرتا ہے جو آخری کھانے کے وقت یسوع نے اپنے شاگردوں کے سامنے بیان کی تھی۔" (بروس)

iv. "بہت سارے مفسرین اِس طرح سے بات کرتے ہیں جیسے لفظ گوشت واضح طور پر عشائے ربانی کی رسم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ لیکن حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ عشائے ربانی کی رسم کی تقرری میں نہیں پایا جاتا، نہ ہی یہ اِس رسم کے تعلق سے 1 کرنتھیوں 10 باب اور 1 کرنتھیوں 11 باب میں پایا جاتا ہے۔ اور نہ ہی یہ اِس حوالے سے چرچ فادرز کے درمیان بہت عام تھا۔" (مورث)

v. "بعض فادروں نے عمومی طور پر خُداوند یسوع مسیح کے پیغام کے اِس حصے کی تشریح عشائے ربانی کے ساکرامنٹ کے طور پر کی تھی، پس وہ یہاں پر یہ غلطی کر گئے اور اُن کے مطابق صرف وہ لوگ نجات پا سکیں گے جو عشائے ربانی کی رسم میں باقاعدگی کے ساتھ شامل ہونگے۔ اِسی لئے اُنہیں نے بچّوں کو بھی اِس ساکرامنٹ میں شامل کر لیا اور حتیٰ کہ مُردہ لوگوں کے منہ میں بھی روٹی اور شیرہ ڈالا۔" (ٹراپ)

vi. "وہ کہہ رہا ہے کہ تم یہ سوچنا بند کر دو کہ مَیں تمہارے ساتھ الہیاتی معاملات پر بحث کرنے والا موزوں شخص ہوں۔ بلکہ تم میری ذات کو اپنی ذات میں لے لو اور اپنی ذات کو میرے پاس آنے دو تو تم حقیقی زندگی پاؤ گے۔" (بارکلے)

vii. اگسٹن نے کہا ہے کہ "Crede et manducasti یعنی ایمان لاؤ- بلکہ یقین رکھو- اور تم نے کھا لیا ہے۔" (میکلیرن)

ہ. **جو روٹی مَیں جہان کی زندگی کے لئے دونگا وہ میرا گوشت ہے:** یسوع نے بڑے سادہ انداز سے اِس بات کی وضاحت کر دی ہے کہ اِس تناظر میں روٹی سے اُس کے کیا معنی ہیں۔ روٹی اُس کا اپنا بدن تھا جو اِس جہان کو زندگی عطا کرنے کے لئے دیا گیا تھا۔ یہ اُس کے صلیب پر پورے کئے جانے والے کام کی طرف اشارہ تھا جہاں پر اُس نے اپنی زندگی خُدا باپ کی خوشنودی کے لئے گناہگار انسان کی خلاصی کی خاطر بطور قربانی دے دی۔

i. گوشت کے استعمال پر مورث کہتا ہے کہ "یہ بہت طاقتور لفظ ہے، ایک ایسا لفظ جو دوسروں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرواتا ہے۔ اِس کی اثر انگیزی اِس تاریخی حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ یسوع نے انسان کے گناہ کے کفارے کے لئے اپنی جان کو قربان کیا تھا۔"

ii. "اپنا بدن یا گوشت دینے سے مراد جان دینے کے علاوہ شاید ہی کچھ اور لیا جا سکتا ہو۔ اور جس انداز سے یہ بات یہاں پر بیان کی گئی ہے وہ یسوع کی موت کی طرف اشارہ کرتی ہے جو رضاکارانہ تھی (مَیں دونگا)، اور عوضی (جہان کی زندگی کے لئے) بھی تھی۔" (بروس)

iii. "یہ الفاظ اصل میں یسوع کی عوضی موت کی طرف اشارہ ہیں اور اِس کے ساتھ ساتھ یہ یسوع کے ساتھ سب سے قریبی اور محبت بھرا تعلق استوار کرنے کے لئے بھی چیلنج کرتے ہیں۔" (مورث)

iv. "اب اَے بھائیو اور بہنو، آپ کے ایمان کی خوراک ہمارے خُداوند یسوع مسیح کی موت میں پائی جاتی ہے۔ اور وہ کیسی بابرکت خوراک ہے۔" (سپرجن)

v. "یہاں پر ہمارے خُداوند نے بڑے واضح طور پر یہ اعلان اور دعویٰ کیا ہے کہ اُسکی موت عوضی موت ہو گی جو اِس جہان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے گی۔ اور یہ بھی کہ اگر روٹی (مناسب خوراک) نہ حاصل کی جائے تو انسانی زندگی قطعی طور پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پس کوئی رُوح بھی نہیں بچ سکتی سوائے یسوع مسیح کی موت کے وسیلے۔" (کلارک)

vi. یسوع نے اِس بات کی وضاحت کی ہے کہ اُسے بطور روٹی حاصل کرنا ہرگز ایسا نہیں جیسے اُسے بطور ایک اخلاقی اُستاد، ایک نمونہ یا ایک نبی کے طور پر قبول کرنا ہے۔ اور نہ ہی یہ یسوع کو ایک عظیم یا نیک انسان، یا ایک عظیم شہید کے طور پر قبول کرنا تھا۔ یہ اُسے اُسکے اُس حتمی اقدام کی روشنی میں قبول کرنا تھا جو اُس نے کھوئی ہوئی انسانیت کی بحالی کے لئے صلیب پر سرانجام دیا تھا۔

8. (52-59) یسوع کی پورے طور پر قبول کرنا۔

پس یہودی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے کہ یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیونکر کھانے کو دے سکتا ہے؟۔ یسوع نے اُن سے کہا مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک تم ابنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُسکا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے ہمیشہ کی زندگی اُسکی ہے اور مَیں اُسے آخری دِن پھر زندہ کرونگا۔ کیونکہ میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز ہے اور میرا خون فی الحقیقت پینے کی چیز ہے۔ جو میرا گوشت کھاتا اور میرا خون پیتا ہے وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں۔ جس طرح زندہ باپ نے مجھے بھیجا اور مَیں باپ کے سبب سے زندہ ہوں اُسی طرح وہ بھی جو مجھے کھائیگا میرے سبب سے زندہ رہیگا۔ جو روٹی آسمان سے اُتری یہی ہے۔ باپ دادا کی طرح نہیں کہ کھایا اور مر گئے۔ جو یہ روٹی کھائیگا وہ ابد تک زندہ رہیگا۔ یہ باتیں اُس نے کفرنحوم کے ایک عبادتخانہ میں تعلیم دیتے وقت کہیں۔

اَ. یہ شخص اپنا گوشت ہمیں کیونکر کھانے کو دے سکتا ہے؟ یہاں پر یوں ظاہر ہوتا ہے جیسے یہودی سردار جان بوجھ کر اُس کی بات کو غلط سمجھے ہیں یا اُسے غلط رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُس نے ابھی اِسی بات کی وضاحت کی تھی کہ وہ روٹی دراصل اُس کا بدن ہے جو دُنیا کو زندگی عطا کرنے کے لئے دیا جائے گا (یوحنا 6 باب 51 آیت) اُنہوں نے جان بوجھ کر اپنی مرضی سے اُس کے الفاظ کو توڑ مروڑ دیا اور اُس میں سے آدم خور قسم کا بے ہنگم مطلب نکالا۔

i. یہ اُن کے آپس میں جھگڑنے کا نتیجہ تھا (پس یہودی یہ کہہ کر آپس میں جھگڑنے لگے)۔ "اُن کے یسوع کے بارے میں اندازے ایک دوسرے سے مختلف تھے۔ کچھ نے تو اُس کو مخبوط الحواس کہا، لیکن اُنہی میں کچھ ایسے لوگ بھی شامل تھے جو کہتے تھے کہ اُس کی باتوں میں کچھ نہ کچھ صداقت ضرور ہے۔" (ڈوڈز)

ii. "جب ہمارے خُداوند نے یہ بیان دیا تو اُس کا نقطہ نظر اور تھا لیکن بیوقوف یہودیوں نے جن کے ساتھ وہ بات کر رہا تھا یہ سمجھا کہ شاید یسوع چاہتا ہے کہ وہ اُس کا گوشت کھا کر اور اُس کا خون پی کر آدم خور بن جائیں۔ اُن کا خیال کافی بیوقوفانہ تھا اور اِس پر یقینی طور پر ہنسی آتی ہے، بہر حال یہ خیال یا تصور آج بھی رومن کیتھولک کلیسیا کے اندر مقبول ہے۔ اِس کلیسیا کا فادر حتمی طور پر اِس بات کی یقین دہانی کرواتا ہے کہ لوگ جو روٹی کھاتے اور جو شیرہ پیتے ہیں وہ یسوع کے حقیقی بدن اور حقیقی خون میں بدل جاتا ہے اور یوں ایک طرح سے لوگ آدم خوروں کی مانند یسوع کے بدن اور خون کو کھاتے ہیں۔" (سپرجن)

ب. جب تک تم ابنِ آدم کا گوشت نہ کھاؤ اور اُسکا خون نہ پیو تم میں زندگی نہیں: یسوع نے جب اُن کی خود ساختہ غلط سمجھ کو دیکھا تو اور زیادہ بہادری کے ساتھ بات کی اور اپنے اِس نقطے کو مزید طول دیا جس کا ذکر یوحنا 6 باب 51 آیت میں ملتا ہے – اُس کا گوشت اُس کی وہ زندگی تھا جو وہ گنہگاروں کے لئے قربان کرنے والا تھا۔

i. زندگی کی روٹی بطور استعارہ استعمال کی گئی ہے اور آسمان سے اُتری روٹی بھی استعارہ ہے۔ اِسی طرح زندہ روٹی بھی استعارہ ہے اور خُدا کی طرف سے دی گئی روٹی بھی استعارہ ہے۔ یہ بات قطعی طور پر حیران کن نہیں ہے کہ یسوع روٹی کے لئے استعمال ہونے والے استعارے کو اپنی صلیب پر دی جانے والی حقیقی قربانی کے ساتھ جوڑتا ہے۔

ii. "اُس نے اِس حوالے سے مزید بیان دیا جو اُس دور کے مذہبی عالمین کے نزدیک جو قربانیوں کے نظریات کے حوالے سے بہت منجھے ہوئے تھے سمجھنا بالکل مشکل نہیں تھا۔ گوشت کو کھانا اور خون کو پینا بڑے واضح طور پر ایک عوضی قربانی کی طرف اشارہ تھا۔" (ٹرینچ)

iii. قربان ہونے اور پھر جی اُٹھنے والے مسیح کو قبول کرنا ضروری ہے اور مجازی معنوں میں اُسے کھانا اور پینا، یعنی اپنی ذات کا حصہ بنانا بھی بہت زیادہ ضروری ہے – اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اُس میں نہ تو رُوحانی زندگی ہے اور نہ ہی ابدی زندگی ہے۔

iv. "مسیح کا گوشت کھانا اور اُس کا خون پینا نجات کے اُس مرکزی عمل کی طرف اشارہ کرتا ہے جس کا بیان ہم یوحنا 3 باب 16 آیت میں پڑھتے ہیں۔ مسیح کی موت زندگی کے لئے دروازہ کھولتی ہے۔ اور انسان ایمان کے وسیلے اُس دروازے سے داخل ہوتے ہیں۔۔۔ اُس کا گوشت کھانا اور خون پینا یسوع کی طرف سے نجات کے اِس پیغام کو بیان کرنے کا بہت اچھا اور منفرد طریقہ ہے۔" (مورث)

v. "ہمارے خُداوند نے مزید وضاحت کی، اور اُس نے رازداری کے انداز میں اپنے خون کے پئے جانے کی ضرورت کو ظاہر کیا۔ اُس کے کہنے کا یہ مطلب آگاہی دیتا ہے کہ زندگی میں داخلہ اُس کی موت اور قربانی کے وسیلے ہی ممکن ہے۔" (مورگن)

vi. "آیت 54 میں وہ شخص جو اُس کا گوشت کھاتا اور اُس کا خون پیتا ہے وہی یسوع کے وسیلے آخری دن مُردوں میں سے زندہ کیا جائے گا۔ آیت 40 میں یہی وعدہ اُن سب کے ساتھ کیا گیا ہے جو ابنِ آدم کو دیکھتے اور اُس پر ایمان لاتے ہیں۔" (بروس)

ج. **میرا گوشت فی الحقیقت کھانے کی چیز ہے اور میرا خون فی الحقیقت پینے کی چیز ہے:** یسوع کی قربان ہونے والی زندگی بھوکی اور پیاسی رُوحوں کے لئے کھانے اور پینے کے لئے خوراک ہے۔ جب ہم اپنی خاطر مصلوب ہونے والے مسیح کو قبول کرتے ہیں اور اُسے باطنی طور پر اپنی ذات اور زندگی کا حصہ بناتے ہیں تو ہم اُس میں قائم ہوتے ہیں اور وہ ہم میں قیام کرتا ہے۔(**وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں**)

i. یسوع کے اِس بیان سے بہت سارے لوگوں کے جذبات کو ٹھیس لگی اور وہ ناراض ہو گئے، اور کسی حد تک یسوع خود بھی ایسا چاہتا تھا۔ اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے اُس کے الفاظ کو موڑ توڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی یسوع نے اِس استعارے کو کمزور کرنے کی بجائے اور زیادہ مضبوط بنا کر پیش کیا۔ یسوع اِس سچائی سے پیچھے ہٹنے کو بالکل تیار نہیں ہے کہ ' زندگی کی روٹی مَیں ہوں' اور اُس روٹی کا جوہر اُسکی وہ قربانی ہے جو اُس نے صلیب پر اپنا گوشت اور خون قربان کر کے دی۔ یسوع نے جو کچھ صلیب پر دیا ہمیں اُسے قبول کرنے کی ضرورت ہے۔

ii. "حقیقی گوشت اور خون، یسوع مسیح کی حقیقی انسانی زندگی تمام انسانوں کے لئے دے دی گئی۔ اور انسان جب اُس قربانی کو اپنی رُوحانی بہتری یا فائدے کے لئے استعمال کرتے ہیں تو وہ اصل میں اُس کے اُس گوشت کو کھاتے اور خون کو پیتے ہیں، بالخصوص اُس وقت جب وہ مسیح کی ذات میں پائی جانے والی بھلائی اور سچائی کو اپنے آپ میں ضم کر لیتے ہیں۔" (ڈوڈز)

iii. **وہ مجھ میں قائم رہتا ہے اور مَیں اُس میں** "وہ اُن میں قائم رہتا ہے اور وہ اُس میں قائم رہتے ہیں، کیونکہ اِس طرح سے ہم ذات الٰہی میں شریک ہوتے ہیں: 2 پطرس 1 باب 4 آیت" (کلارک)

د. **جو مجھے کھائیگا میرے سبب سے زندہ رہیگا:** وہ جو یسوع کے پاس آتے ہیں، اُس پر ایمان رکھتے ہیں، اُس سے سیر ہوتے ہیں وہ حقیقی زندگی پائیں گے۔ وہ زندہ رہیں گے، اِس لئے نہیں کہ اُنہوں نے جواب کو ڈھونڈ لیا یا حاصل کر لیا ہے بلکہ اِس لئے کہ وہ جو کچھ یسوع نے صلیب پر جیتا وہ اُنہیں بالکل مفت عطا کرتا ہے -- **میرے سبب سے زندہ رہیگا۔**

i. **جو مجھے کھائیگا:** "وہ شخص جو یسوع کی ذات میں، اُسکے اوصاف میں، اُسکے دکھوں میں اور اُس کے استحقاق میں شریک ہوتا ہے، یعنی وہ جو مسیح اور اُس کے صلیب پر کئے گئے کام کی اثر انگیزیوں کو پورے طور پر قبول کرتا ہے۔" (ٹراپ)

ii. "کھانے اور پینے میں کوئی شخص مہیا کرنے والا نہیں بنتا بلکہ وہ صارف ہوتا ہے، وہ کام کرنے والا یا کچھ دینے والا نہیں بلکہ لینے یا حاصل کرنے والا ہوتا ہے۔ اگر کوئی ملکہ کھانا چاہتی ہے یا پھر کوئی شہنشاہ کھانا چاہتا ہے تو وہ وصول کنندہ بنتا ہے بالکل ویسے ہی جیسے کوئی محتاج یا کنگال شخص بنتا

ہے۔ کھانا ہر طرح سے حاصل کرنے کا عمل ہے۔ پس ایمان کے ساتھ آپ کو خود سے کچھ کرنے، کچھ بننے یا محسوس کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اور صرف قبول کرنے کی ضرورت ہے۔" (سپرجن)

ہ. جو یہ روٹی کھائیگا وہ ابد تک زندہ رہیگا۔: یسوع ہمیں آسمانی روٹی کی پیشکش کرتا ہے تا کہ ہم ابدی زندگی حاصل کر سکیں، لیکن ہمیں اُس روٹی کو کھانے کی ضرورت ہے۔ یسوع پر ہمارا ایمان اُس روٹی کو چکھنے یا اُس کی تعریف کرنے کے مترادف نہیں بلکہ اُس روٹی کو کھانے اور اپنے جسم کا حصہ بنانے کے مترادف ہے۔ یسوع کہتا ہے کہ ہمیں اُسکی ذات کو اپنی ذات کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے اور اُس میں شریک ہونے کی ضرورت ہے۔

- کسی پلیٹ میں پڑی ہوئی روٹی کو دیکھنا ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتا۔
- روٹی کے اجزاء ترکیبی کے بارے میں جان لینا ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتا۔
- روٹی کی تصویریں بنانا ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتا۔
- دوسرے لوگوں کو روٹی کے بارے میں بتانا ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتا۔
- روٹی کو بیچنا ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتا۔
- روٹی کے ساتھ کھیلنا ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتا۔
- کوئی بھی چیز ہماری بھوک کو مٹا کر ہمیں سیر نہیں کر سکتی سوائے روٹی کھانے کے۔ جو یہ روٹی کھائیگا وہ ابد تک زندہ رہیگا۔

و. یہ باتیں اُس نے کفرنحوم کے ایک عبادتخانہ میں تعلیم دیتے وقت کہیں: یسوع کی یہ غیر معمولی گفتگو جس کا آغاز یوحنا 6 باب 26 آیت میں ہوا جس میں اُس کے سننے والوں کے بارے میں بھی کافی باتیں بیان کی گئی ہیں کفرنحوم میں ایک عبادتخانے میں ہوئی۔ غالباً وہاں پر یسوع کو اُس عبادتخانے میں یہ سب باتیں کرنے کا موقع اور آزادی میسر تھی۔

i. "یسوع نے یہ باتیں ایک عبادتخانے میں کیں جو کفرنحوم میں واقع تھا اور یقیناً یہ باتیں سبت کے دن کی گئیں۔" (ٹرینچ)

و: یسوع کے غیر معمولی بیانات کا ردِ عمل

1. (60-64) بہتیرے اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

اِسلئے اُسکے شاگردوں میں سے بہتوں نے سنکر کہا کہ یہ کلام ناگوار ہے۔ اِسے کون سن سکتا ہے؟۔ یسوع نے اپنے جی میں جان کر کہ میرے شاگرد آپس میں اِس بات پر بڑبڑاتے ہیں اُن سے کہا کیا تم اِس بات سے ٹھوکر کھاتے ہو؟ اگر تم ابنِ آدم کو اُوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہو گا؟ زندہ کرنے والی تو رُوح ہے۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں۔ جو باتیں مَیں نے تم سے کہی ہیں وہ رُوح ہیں اور زندگی بھی ہیں مگر تم میں سے بعض اِیسے ہیں جو اِیمان نہیں لائے کیونکہ یسوع شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں اور کون مجھے پکڑوائیگا۔

اَ. یہ کلام ناگوار ہے: ناگوار سے مراد یہاں پر یہ نہیں کہ یسوع کا کلام ایسا ہے جسے سمجھنا مشکل ہے بلکہ اِس سے مراد یہ ہے کہ اُس کا کلام ایسا ہے جسے قبول کرنا مشکل ہے۔ بلاشک اِن شاگردوں نے (یہ یسوع کے بہت قریبی خاص شاگرد نہیں تھے بلکہ اُس کے پیچھے آنے والے لوگوں میں سے کچھ تھے) یسوع کے اِن الفاظ کو کافی حد تک پُراسرار پایا وہ اُس کی بات کو سمجھ تو گئے لیکن اُس کا کلام اُن کے لئے پریشان کن تھا۔

i. "یہاں پر تھوڑی حیرت کی بات ہے کہ شاگردوں کو یسوع کی یہ گفتگو ناگوار، پریشان کن یا مشکل معلوم ہوئی۔ جس لفظ کا ترجمہ ناگوار یا مشکل کیا جاتا ہے وہ یونانی لفظ skleros ہے جس کے معنی سمجھنے میں مشکل نہیں بلکہ قبول کرنے میں مشکل کے ہیں۔" (بارکلے)

ب. کیا تم اِس بات سے ٹھوکر کھاتے؟ یسوع اپنی تعلیم کی وجہ سے اپنے سننے والے لوگوں کی ناگواری کو سمجھ رہا تھا لیکن نہ تو اُس نے اپنی تعلیم کو تبدیل کیا اور نہ ہی اُس نے یہ محسوس کیا کہ وہ کچھ غلط کہہ رہا تھا۔ یسوع نے اپنے سامعین کو خوش کرنے کے لئے کبھی بھی تعلیم نہیں دی تھی۔ اگر یسوع لوگوں کے رویے کی وجہ سے فکر مند ہوتا تو یقیناً وہ فوری طور پر اپنے الفاظ واپس لیتا کیونکہ وہ اُس کے سامعین کے لئے ناگوار تھے۔ لیکن یسوع نے ایسا نہیں کیا، بلکہ اُس نے اُنہیں چیلنج کیا اور اُس نے اپنی اِسی تعلیم کے ساتھ اُن کا سامنا کیا۔

i. "اِس باب کے واقعات نے اِس بات کو بہت زیادہ واضح کر دیا تھا کہ یسوع کے پیچھے چلنا اُس سب سے بالکل مختلف تھا جس کی وہ لوگ توقع کئے بیٹھے تھے۔ یہاں پر کچھ بھی ایسا نہیں کہا گیا جس سے ہمیں واضح طور پر یہ معلوم ہو سکے کہ لوگوں کے اصل تاثرات کیا تھا یا وہ کیا چاہ رہے تھے، لیکن غالباً علماء کا اندازہ ہے کہ وہ لوگ مسیحانہ بادشاہی کی توقع لگائے بیٹھے تھے جیسا کہ اُس دور میں ہر ایک یہودی اِس کی اُمید لگائے ہوئے تھا۔" (مورث)

ج. اگر تم ابنِ آدم کو اُوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہو گا؟ یسوع یہاں پر بالخصوص یہ کہہ رہا ہے کہ اگر آج یہ سب باتیں تمہیں ناگوار گزر رہی ہیں تو پھر جس وقت مَیں اپنے جلال میں آؤں گا تو اُس عدالت کے وقت تم مجھے کیا جواب دو گے؟ آج کی ناگواری بہتر ہے کیونکہ اِس پر قابو پایا جا سکتا ہے اور چیزوں کو بہتر طور پر سمجھا جا سکتا ہے بجائے اُس ناگواری کے جس کا سامنا اُس دن کرنا پڑے گا۔

د. زندہ کرنے والی تو رُوح ہے۔ جسم سے کچھ فائدہ نہیں: اِس بات کو یسوع کی یہاں بیان کردہ ساری گفتگو کا عنوان کہا جا سکتا ہے۔ وہ اُن لوگوں کو اور ہمیں بھی مسلسل بلا رہا ہے کہ ہم اپنا دل اور پوری توجہ رُوحانی چیزوں پر لگائیں نہ کہ دُنیاوی چیزوں پر۔

i. "رُوح القدس ایمانداروں کو زندگی عطا کرتا ہے یہ جسمانی یا مادی طور پر کھانے پینے کی وجہ سے نہیں ملتی۔" (ٹینی)

ہ. یسوع شروع سے جانتا تھا کہ جو ایمان نہیں لاتے وہ کون ہیں: کیونکہ یسوع مجسم خُدا ہے اِس لئے وہ لوگوں کے دِلوں کے حال جاننے کی قدرت رکھتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ یسوع بطور انسان بھی یہ اِس لئے جانتا تھا کیونکہ وہ خُدا کی مرضی کو پورا کر رہا تھا اور رُوح سے پُر تھا۔ نہ تو اُس نے کبھی کسی کی جھوٹی ایمانداری سے دھوکہ کھایا اور نہ ہی کبھی اپنے دھوکہ دینے والوں سے۔

2. (65-66) بہتیروں کے چھوڑ کر چلے جانے کی رُوحانی وجہ

پھر اُس نے کہا اِسی لئے مَیں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آ سکتا جب تک باپ کی طرف سے اُسے یہ توفیق نہ دی جائے۔ اِس پر اُسکے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اِسکے بعد اُسکے ساتھ نہ رہے۔

اَ. اِسی لئے مَیں نے تم سے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی نہیں آ سکتا جب تک باپ کی طرف سے اُسے یہ توفیق نہ دی جائے: یسوع نے مادی اور زمینی فوائد کے حصول کی خاطر اپنے پیچھے آنے والے لوگوں کو جھڑکا۔ اگر وہ دُنیاوی بادشاہی اور کھانے کی بجائے رُوحانی طور پر اُس کی تلاش نہیں کرتے یا اُس کے پیچھے نہیں آتے تو پھر اُنہیں اُس کے پیچھے آنے کی قطعی طور پر کوئی ضرورت نہیں تھی۔

i.	اگرچہ گلیل کی جھیل کے کنارے کنارے اُنہوں نے یسوع تک آنے کے لئے لمبا سفر کیا تھا، لیکن وہ حقیقت میں اُس وقت تک یسوع کے پاس نہیں آئے تھے جب تک اُنہوں نے اُس پر ایمان نہیں رکھا تھا، اُس پر بھروسہ نہیں کیا تھا اور اُسے سچے دل سے پیار نہیں کیا تھا(یوحنا6باب 35 آیت)۔

ب. اِس پر اُسکے شاگردوں میں سے بہتیرے اُلٹے پھر گئے اور اِسکے بعد اُسکے ساتھ نہ رہے: جونہی یسوع نے مادی، جسمانی و دُنیاوی فوائد کی خاطر اپنے پیچھے آنے کی حوصلہ شکنی کی بہت سارے لوگوں نے اُس کی پیروی کرنا بند کر دی۔ وہ یسوع کی اِن باتوں کی وجہ سے بھی مایوس ہوئے۔ اور اُنکے اُلٹے پھر جانے کی وجہ جان بوجھ کر پیدا کیا گیا تنازع بھی تھا(یوحنا6باب 52 آیت) جسے یروشلیم سے آنے والے مذہبی رہنماؤں نے شروع کیا تھا(متی 15 باب 1 آیت)

i.	اِسکے بعد: "اِس کے بعد غالباً یونانی الفاظ ek toutou کا ترجمہ ہے۔ اِس کا ترجمہ یہ بھی کیا جاسکتا ہے کہ اِس(بات کے بیان کئے جانے) کی وجہ سے۔ بعد میں بیان کئے جانے والا ترجمہ زیادہ بامعنی ہے کیونکہ صرف دیگر حالات نے ہی اُن پیچھے آنے والوں کے رویے کو تبدیل نہیں کر دیا تھا۔" (ٹینی)

ii.	جب بہتیرے اُسے چھوڑ کر چلے گئے تو ایک پل کے لئے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یسوع کے مخالفین کی جیت ہو گئی تھی۔ "یہ یسوع کی زمینی خدمت کے دوران پہلا تشویش ناک مرحلہ ہے جس میں اُس کے پیچھے آنے والے اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔ اور اِس مقام پر یوں محسوس ہوتا ہے کہ اُس دن اُس کے مخالف یہودیوں نے معرکہ مار لیا تھا۔" (ٹرینچ) یسوع کے پاس صرف اُس کے بارہ شاگرد ہی رہ گئے تھے اور ہو سکتا تھا کہ اُن میں سے بھی کچھ دوسروں کی دیکھا دیکھی اُسے چھوڑ جائیں۔ لیکن یہ جنگ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔ بہت سارے جو یسوع کو چھوڑ گئے تھے اُن میں سے کئی بعد میں واپس آنے والے تھے۔ لیکن وہ تمام لوگ جو خُداوند یسوع کے پیچھے دُنیاوی اور مادی فوائد کی خاطر آرہے تھے اُن کا خسارہ اور انجام دردناک تھا- اُن کے حوالے سے یہ خواہش کی جاتی ہے کہ کاش وہ یسوع کے ساتھ رہتے اور رُوح کی نعمتیں اور رُوحانی برکتیں حاصل کرتے۔ اُن کا چھوڑ کر چلے جانا یسوع اور اُس کے شاگردوں کو جھوٹا ثابت نہیں کرتا۔

iii.	"کلیسیاؤں میں بھی موسمِ گرما آتا ہے جیسے کہ باغوں اور باغیچوں میں، اُس وقت ہر طرف چہل پہل ہو جاتی ہے اور سب جگہیں بھری بھری ہوتی ہیں، لیکن پھر موسمِ سرما بھی آتا ہے اور افسوس کے ساتھ بہت ساری جگہوں کو خالی ہوتا ہوا دیکھا جاتا ہے۔" (سپرجن)

iv.	جو کچھ یسوع نے کیا ویسے ہی ہمیں بھی کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم لوگوں کی اِس بات میں حوصلہ افزائی نہ کریں کہ وہ مادی اور وقتی فوائد کی خاطر یسوع کے پیچھے آئیں یا پھر یسوع کی ذات کا پرچار اِس لئے نہ کریں کہ یہ ہماری زندگیوں کو بہتر بنادے گا۔ وہ سب جو اِس انداز سے یسوع کے پیچھے آتے ہیں اُن کے حوالے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ اُنہیں باپ کی طرف سے ابھی توفیق نہیں ملی کہ وہ حقیقی انداز سے اُس کے پیچھے آکر اُس کے شاگرد کہلائیں۔

3.	(67-69 آیات) شاگرد پوری طرح نہ سمجھتے ہوئے بھی یسوع کے پیچھے رضامندی کیساتھ چلنے کے حوالے سے مثال کے طور پر سامنے آتے ہیں۔

پس یسوع نے اُن بارہ سے کہا کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟ شمعون پطرس نے اُسے جواب دیا اَے خُداوند ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں۔ اور ہم اِیمان لائے اور جان گئے ہیں کہ خُدا کا قدوس تُو ہی ہے۔

اَ. کیا تم بھی چلا جانا چاہتے ہو؟ یہ کیسا حیرت انگیز نظارہ ہو گا۔ یسوع کے بہت سارے نام نہاد شاگرد اُسے چھوڑ کر چلے گئے اور اُس کے بارہ شاگرد جو اُسکے ساتھ رہ گئے تھے اُنہیں بھی یسوع نے پوچھا کہ کیا وہ بھی چلے جانا چاہتے ہیں۔ یسوع اپنے پیچھے آنے والے تمام لوگوں کے حتمی مقاصد کو جاننا چاہتا تھا اور اُن میں وہ بارہ بھی شامل تھے۔ جیسے ہی وہ عبادتخانہ خالی ہوا یسوع نے یہ سوال بارہ شاگردوں کے سامنے رکھا اور اِس کا جواب "نہیں" میں آیا۔

i. "جس انداز سے یسوع کے اِس سوال کو یوحنا نے پیش کیا ہے یونانی زبان میں اِس سے یہ تاثر نہیں ملتا کہ اُس نے بڑے مایوسی کے انداز سے اپنے شاگردوں سے یہ سوال پوچھا تھا۔ یونانی میں جس انداز سے یہ سوال پوچھا گیا تھا اُس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس سوال کے جواب کا نفی میں ہونا متوقع ہے، یونانی متن کی رو سے وہ سوال شاید کچھ یوں ہو گا، تم تو مجھے چھوڑ کے نہیں جانا چاہتے نہ، کہ چاہتے ہو؟" (بروس)

ب. اَے خُداوند ہم کس کے پاس جائیں؟ ہمیشہ کی زندگی کی باتیں تو تیرے ہی پاس ہیں: اپنے بارہ ساتھیوں کی نمائندگی کرتے ہوئے پطرس نے بڑی خوبصورتی کیساتھ اپنے ایمان کا اظہار کیا۔

- اُس نے یسوع کو خُداوند کے طور پر تسلیم کیا۔
- اُس نے زندگی کی مشکلات کے باوجود یسوع کی ذات کو قبول کرنے کو ترجیح دی۔
- اُس نے یسوع کو چھوڑ کر چلے جانے والے لوگوں کے برعکس زمینی اور مادی خواہشات اور فوائد کے مقابلے میں رُوحانی چیزوں (ہمیشہ کی زندگی کی باتوں) کو ترجیح دی۔
- اُس نے یسوع کو بطور مسیحا (خُدا کا قدوس) تسلیم اور قبول کیا۔

4. (70-71 آیات) یسوع اپنے شاگردوں کی تصدیق کرتا ہے۔

یسوع نے اُنہیں جواب دیا کیا مَیں نے تم بارہ کو نہیں چن لیا؟ اور تم میں سے ایک شخص شیطان ہے۔ اُس نے یہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی نسبت کہا کیونکہ یہی جو اُن بارہ میں سے تھا اُسے پکڑوانے کو تھا۔

اَ. کیا مَیں نے تم بارہ کو نہیں چن لیا؟ حقیقی بات یہی ہے کہ اُن بارہ کو یسوع نے خود ہی چنا تھا۔ لیکن اُن چنے ہوئے شاگردوں میں سے ایک شیطان کی مانند تھا جو اُسے دھوکہ دینے جا رہا تھا۔

i. "لیکن اُن میں سے ایک یونانی زبان میں diabolos – بمعنی تہمت لگانے والا، یا بہتان تراش، یا جھوٹا الزام لگانے والا تھا۔ لیکن یہاں پر عبرانی زبان میں اِس لفظ کے مترادف کے طور پر شیطان یا حریف کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔" (بروس)

ii. "یہاں پر ایک کالے کرتوت کی پیشن گوئی کی گئی ہے اور اُس کے کرنے والے کے طور پر یہوداہ شیطان کے بہکاوے اور ترغیب کے زیر اثر تھا اور اُس نے اپنے آپ کو شیطان کے سپرد کر دیا ہوا تھا۔" (ایلفرڈ)

iii. "موجودہ دور میں بھی ہمارے خداوند کے پیروکاروں میں سے بہت سارے یہوداہ ہیں۔ وہ ہماری صفوں میں ہمارے ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں اور کئی دفعہ تو وہ منبر پر چڑھ کر تعلیم دے رہے ہوتے ہیں، اور بہت دفعہ وہ قابلِ شناخت نہیں ہوتے۔ وہ اپنے کلام اور اعمال کے وسیلے نہ صرف خُداوند بلکہ اُس کی انجیل کو بھی دھوکہ دیتے ہیں۔" (بوئیس)

ب. **اُس نے یہ شمعون اسکریوتی کے بیٹے یہوداہ کی نسبت کہا:** شاگردوں کے یسوع کے ساتھ بالکل سادہ رُوحانی لگاؤ کے برعکس یہوداہ کی برگشتگی یا اُس کا ارتداد دکھایا گیا ہے جو عام لوگوں کے یسوع کو چھوڑ کر چلے جانے سے بہت زیادہ ہولناک تھا۔ اگرچہ بہت سارے یسوع کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اُن میں سے بہت سارے یسوع اور اُس کے پیروکاروں کو دھوکہ بھی دیتے ہیں لیکن اِس وجہ سے سچے ایمانداروں کا ایمان اور اُن کا مسیح کے پیروکاروں کے طور پر زندگی کا سفر تبدیل نہیں ہونا چاہیے۔

i. **شمعون اسکریوتی کا بیٹا یہوداہ:** "نہ صرف یہوداہ کا باپ بلکہ وہ خود بھی قریت کے علاقے کا تھا جیسا کہ ہم تمام کی تمام اناجیل میں سیکھتے ہیں۔ کیونکہ تمام اناجیل میں اُسے اسکریوتی کہا گیا ہے جس کے معنی ہیں قریت [کریت] کے علاقے کا بندہ۔" (ٹرینچ)

ii. "قریت یہوداہ کے علاقے کی جنوبی طرف ایک شہر کا نام تھا (یشوع 15 باب 25 آیت) یہ حبرون کے جنوب کی طرف کا صحرائی علاقہ تھا۔" (ٹینی)